سرکاری رپورٹ

پانچواں / بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۵ جون ۱۹۹۱ء بمطابق ۲ ذوالحج ۱۴۱۱ھ (بروز شنبہ)

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۳
۲-	وقفہ سوالات	۴
۳-	رخصت کی درخواستیں	۴۰
۴-	تحریک استحقاق منجانب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	۴۲
۵-	ضمنی بجٹ بابت سال ۱۹۹۰ء - ۹۱ء عام بحث	۴۴
۶-	ضمنی بجٹ مطالبات زر کی منظوری	۵۳

جلد پنجم

شمارہ سوئم

فہرست ممبران اسمبلی

۱۔	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر
۲۔	میر تاج محمد خان جمالی	ور اعلیٰ
۳۔	نواب محمد اسلم رئیسانی	سینئر وزیر، وزیر خزانہ
۴۔	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵۔	سردار اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶۔	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷۔	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸۔	میر جان محمد جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹۔	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰۔	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیر
۱۱۔	ماسٹر جانسن اشرف (نمائندہ عیسائی اقلیت)	وزیر اقلیتی امور
۱۲۔	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳۔	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴۔	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵۔	مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و برقیات
۱۶۔	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷۔	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری و تحفظ حیوانات
۱۸۔	محمد صالح بھوتانی، وزیر صنعت و حرفت	
۱۹۔	محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت
۲۰۔	نواب ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ
۲۱۔	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سوشل ویلفیئر (سماجی بہبود)

۲۲- ڈاکٹر کلیم اللہ
۲۳- مسٹر سعید احمد ہاشمی
۲۴- میر علی محمد نوتیزئی
۲۵- مسٹر عبدالقہار خان
۲۶- مسٹر عبدالمجید خان اچکزئی
۲۷- سردار محمد طاہر لونی
۲۸- میرباز خان کھیتران
۲۹- حاجی ملک کرم خان فجک
۳۰- میر ہمایوں خان مری
۳۱- نواب محمد اکبر خان بگٹی
۳۲- میر ظہور حسین خان کھوسہ
۳۳- سردار فتح علی عمرانی
۳۴- مسٹر محمد عاصم کرد
۳۵- سردار چاکر خان ڈومکی
۳۶- میر عبدالکریم نوشیروانی
۳۷- شہزادہ جام علی اکبر
۳۸- مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ
۳۹- ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ
۴۰- مسٹر ارجن داس بگٹی (نمائندہ ہندو اقلیت)
۴۱- سردار سنت سنگھ (نمائندہ سکھ و پارسی اقلیت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں بجٹ اجلاس

مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۱ء بمطابق ۲ ذوالحج ۱۴۱۱ھ

بروز شنبہ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈوکیٹ

شام چار بجے صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۚ کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ اِلَیۡکَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ۙ بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ اِلٰی صِرَاطِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ۙ○ اللّٰہِ الَّذِیۡ
لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ وَیۡلٌ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِیۡدِ ۙ○ الَّذِیۡنَ یَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا عَلَی
الۡاٰخِرَۃِ وَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ یَبۡغُوۡنَہَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِکَ فِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ○

ترجمہ : یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے اتاری تیری طرف کہ تو نکالے لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف ان کے رب کے حکم سے راستہ پر اس زبردست خوبیوں والے اللہ کے جس کا ہے جو کچھ کہ موجود ہے آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں اور مصیبت ہے کافروں کو ایک سخت عذاب ہے جو کہ پسند رکھتے ہیں زندگی دنیا کی آخرت سے اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور تلاش کرتے ہیں اس میں کجی وہ راستہ بھول کر جا پڑے ہیں دور ——

وَمَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

☆ ۱۹۶ **جناب اسپیکر۔** وقفہ سوالات۔ پہلا سوال مسٹر ارجن داس صاحب کا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ سوال نمبر۱۹۶ کے بارے میں کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** کوئی جواب؟ منسٹر کنسرنڈ؟

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا عصمت اللہ

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب اسپیکر میں جواب دے رہا ہوں۔ کوئی ضمنی سوال؟

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میرا ضمنی سوال ہے۔ متذکرہ ایکسین صاحب اس وقت کہاں ہیں؟ ان کی پوسٹنگ کہاں کہاں کی گئی ہیں؟

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** ان میں سے تین اس جگہ پر کام کر رہے ہیں۔ یعنی خضدار۔ سبی اور ڈیرہ الہ یار میں اور دو میں سے ایک کو کوئٹہ دفتر بلایا گیا ہے۔ ٹرانسفر کیا گیا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ان دو میں سے کن کو کوئٹہ میں لایا گیا ہے؟

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** غالبا مستونگ والے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ حضرت نے وضاحت نہیں کی۔ انہوں نے غالبا مستونگ والے فرمایا۔ شاید میرے خیال میں ان کو چٹ موصول ہوگئی ہے اس کا جواب ہوچکا ہے۔ چلئے ٹھیک ہے۔

☆ ۱۹۶ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ پشین، مستونگ، خضدار، سبی اور ڈیرہ اللہ یار میں متعین ایکسین کب سے کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام کیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

○ **مولانا عصمت اللہ۔** وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ایکسین	مقام تعیناتی	تاریخ تعیناتی
۱۔	مسمی احمد خان	پی ایچ ای ڈویژن پشین	۲۷ مارچ ۱۹۹۱ء
۲۔	مسمی ریاض احمد بلوچ	پی ایچ ای ڈویژن مستونگ	۲۷ مارچ ۱۹۹۱ء
۳۔	مسمی نیاز احمد زہری	پی ایچ ای ڈویژن خضدار	جولائی ۱۹۸۷ء
۴۔	مسمی محمد گل مینگل	پی ایچ ای ڈویژن سبی	اکتوبر ۱۹۸۸ء
۵۔	محمد ابراہیم بروہی	پی ایچ ای ڈویژن ڈیرہ اللہ یار	نومبر ۱۹۹۰ء

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال میر ظہور حسین کھوسہ صاحب کا ہے۔

☆ ۱۹۷ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ کسی گاؤں کی مکمل شدہ واٹر سپلائی اسکیم کے لئے منظور شدہ درجہ اول تا چہارم کی خالی آسامیوں پر اسی گاؤں کے لوگ تعینات کئے جاتے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ مکمل شدہ اسکیموں کی آسامیوں کے لئے فنی عملہ از قسم پمپ ڈرائیور، پلمبر، الیکٹریشن وغیرہ بذریعہ ترقی تعینات کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ غیر فنی عملہ کے لئے اسی گاؤں کے لوگوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اگر اسی گاؤں سے عملہ دستیاب نہ ہو تو قریبی گاؤں کے لوگوں کے تعینات کیا جاسکتا ہے۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** جناب اسپیکر۔ وہاں گاؤں میں لوگ موجود ہیں لیکن دس بارہ میل دور سے ڈرائیور لگائے گئے ہیں یعنی باہر سے لائے گئے ہیں۔ واٹر سپلائی اسکیم مکمل ہے اس کی پاور کم ہے سپلائی ابھی تک ملتوی ہے لیکن اس کے لئے باہر سے تقرریاں کی گئی ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر صاحب آپ فرماتے ہیں ڈرائیور لگائے گئے ہیں۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** جی۔ پلمبر چوکیدار وہاں پھنور سے لائے گئے ہیں واٹر سپلائی اسکیم مکمل ہے وہاں چار ہزار کی آبادی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈرائیورز اور پلمبرز کے بارے میں آپ نے فرمایا لیکن ان کی تقرری تو بذریعہ ترقی ہوتی ہے۔

○ **میر ظہور حسین خان کھوسہ۔** جناب والا۔ میں نے کہا وہاں کے لوگ موجود ہیں لیکن باہر سے لوگ لائے گئے ہیں۔ گاؤں میں لوگ ہونے کے باوجود کیوں باہر لائے گئے ہیں۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن کی شکایت ہے کہ متعلقہ گاؤں میں موزوں افراد موجود ہیں لیکن اس کے باوجود باہر سے لوگ لائے گئے ہیں۔ اگر ایسی کوئی شکایت ہے تو ہم اس کی تحقیقات کریں گے کہ کیا یہ درست ہے اور قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر یہاں سپلیمنٹری سوالات ہورہے ہیں جبکہ متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں منسٹری اینڈ ڈی جواب دے رہے ہیں جناب والا۔ یہی شکایت ہر جگہ پر ہے جیسے ممبر موصوف نے فرمایا کہ وہاں علاقائی لوگ موجود ہیں جبکہ باہر سے لوگ لائے جاتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ شکایت ایک جگہ کی نہیں بلکہ ہر جگہ اب سے نہیں کافی عرصہ سے ہے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کیا گیا محکمہ نے کہا یہ ایک غلط امر ہے اس کے باوجود بھی ایسا کیا جارہا ہے۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب اسپیکر۔ ایسی شکایات کے بارے میں منسٹروں کے دفاتر ہیں۔ افسران ہیں ان سے رجوع کیا جائے اسمبلی کا جہاں تک تعلق ہے تو یہ اس لئے ہے کہ متعلقہ سوال کے بارے میں معزز رکن جو معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں تاکہ وہ آگاہی اور معلومات کریں تاہم جہاں تک شکایات کا تعلق ہے تو انشاء اللہ ان کی شکایت دور کی جائے گی۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ پی اینڈ ڈی کے منسٹر صاحب نے کہا کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کیا جائے۔ لیکن کافی دفعہ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں------(مداخلت)

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** اس ہاؤس سے نہیں بلکہ محکمہ سے آپ کو شکایت اور گلہ ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ وہاں یہ ہو رہا ہے جن علاقوں کی واٹر سپلائی اسکیمیں ہیں وہاں پر لوگ موجود ہیں لیکن دوسری جگہوں سے لوگ آ رہے ہیں میں نے یہ کہا ہے کہ ہم نے اس بارے میں محکمہ سے رجوع کیا کہ یہ سب کچھ ہو رہا ہے ہمیں جواب ملا کہ متعلقہ وزیر صاحب سے رجوع کیا جائے۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** میرے جواب کا مطلب یہ تھا کہ ہاؤس کے فلور پر شکایت نہیں کی جاسکتی اس کے لئے تو منسٹرز کے دفاتر ہے البتہ یہ ہاؤس شکایات سنٹر تو نہیں ہے۔ شکایت کی جگہ متعلقہ منسٹر کا دفتر ہے البتہ ان کو یہ شکایت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب۔ اس طرح ہم اسمبلی کو چھوڑ دیں پھر یہ چھ چھ کروڑ روپے خرچ کریں ہم اور آپ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں اس اسمبلی کی کیا ضرورت ہے اس کی ضرورت نہیں۔ ہمیں یہاں آنے کی کیا ضرورت ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **جناب اسپیکر۔** میر صاحب ہم اس بحث کو اس طرح وائنڈ اپ کرتے ہیں کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ یہاں پر اس بلوچستان اسمبلی میں لوگوں نے الیکٹ کر کے ہمیں بھیجا ہے۔ ٹھیک ہے جب مسائل یہاں حل نہیں کئے جائیں گے تو کیا فائدہ؟

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** البتہ سوال ہوتا ہے اور شکایت ہوتی ہے میرا مطلب یہ ہے کہ ضمنی سوال میں شکایت نہ کی جائے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ یہاں پر اس عنوان سے بات ہو رہی تھی کہ پبلک ہیلتھ کے جو متعلقہ منسٹر ہیں وہ آج یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ منسٹر پی اینڈ ڈی کو یہ فرض دیا گیا ہے کہ سوالوں کا جواب دیں۔ میں یہ جانتا ہوں کہ یہ منسٹر متعلقہ کا کام ہے۔ منسٹر پی اینڈ ڈی اتنا نہیں جانتے ہیں۔ وہاں سے انہیں جتنی چٹ ملتی ہے ایک سیکنڈ میں پڑھ کر اس کا تسلی بخش نہیں دیا جاسکتا ہے۔ میں نے یہاں یہی کہا ہے کہ ہر جگہ اس قسم کی شکایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ محکمے کے پاس جائیں۔ ہم محکمے میں جاتے ہیں وہ کام نہیں کرتے ہیں۔ اس پر عمل درآمد بھی نہیں ہوتا ہے۔ اب اسے ہم فلور آف دی ہاؤس پر بھی نہ اٹھائیں تو کہاں اٹھائیں؟

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا صاحب اس کو اس طرح طے کرتے ہیں چونکہ آپ اس محکمہ کی طرف سے جواب دے رہے ہیں انہیں اس جواب کے مطابق ہدایت کریں کہ کہیں بھی کسی گاؤں میں جس طرح سے ان کا قاعدہ ہے۔ اس کے مطابق اس پر عمل کریں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ جناب والا (پوائنٹ آف آرڈر)
میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ ۱۲ تاریخ کے اجلاس میں آپ نے سوالات کی کارروائی موخر کردی تھی اس وجہ سے کہ وزیر متعلقہ موجود نہیں تھے۔ تو میں یہ گذارش بڑے ادب سے کروں گا کہ وزیر متعلقہ موجود نہیں ہیں۔ پی اینڈ ڈی منسٹر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے ناواقف ہیں۔ لہٰذا ان سوالات کو بھی موخر کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ پھر اگلا اجلاس میں ہوگا کیونکہ مولانا صاحب حج پر گئے ہوئے ہیں اس لئے ان سوالات کو جاری رکھا جائے۔ ورنہ میں آپ لوگوں کی رائے اس بارے میں لیتا۔ چونکہ وہ اجلاس کے اختتام تک نہیں آسکتے ہیں۔ اگر آپ اگلے اجلاس میں رکھتے ہیں تو آپ کی مرضی۔

○ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** جناب والا۔ بہتر ہوگا اگر ان سوالات کو اگلے سیشن میں رکھا جائے۔ تاکہ ہمیں صحیح جواب ملیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ٹھیک ہے۔ سوال نمبر ۱۹۷ آپ کا ہے۔ سوال نمبر ۲۰۰ بھی آپ کا ہے۔ ڈاکٹر مالک صاحب سوال نمبر ۲۲۰ آپ کا بھی پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے ہے۔ آپ بھی یہی فرمائیں گے۔ سوال نمبر ۲۰۲ جناب ارجن داس بگٹی صاحب کا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ سوال نمبر ۲۰۲ میرا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس میں بھی پوزیشن اسی طرح ہے کہ وزیر موصوف حج پر تشریف لے گئے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ صاحب ایک ترمیم۔ جیسے پرانی روایات رہی ہیں اتفاق سے ۱۹۸۵ء سے مجھے اسمبلی کا ممبر ہونے کا اعزاز اور سعادت ملی ہے۔ جب بھی ایوان میں متعلقہ وزیر موجود نہیں ہوتے تو قائد ایوان ہی جواب دیا کرتے ہیں۔ میں آپ کی توسط سے درخواست کروں گا کہ یہ بہت اہم سوال ہے کیونکہ حج مقدس کے سلسلہ میں ہے۔

○ **جعفر خان مندوخیل۔** **وزیر تعلیم۔** ارجن داس صاحب اس کا جواب میں آپ کو دوں گا۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ حج کی درخواستیں ان کے تمام تر فارم وغیرہ کلیئر ہو رہے ہیں۔ میں نے جن کے لئے یہ سوال کیا ہے کہ وہ مستفید ہو سکیں اور اس کا اجر عظیم خدا مجھے دے۔ جناب اسپیکر صاحب میں آپ کے حوالے سے قائد ایوان سے درخواست کروں گا۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ اس کا جواب میں دوں گا کہ کیونکہ یہ پابندی نہیں ہے کہ ضرور دیں اس کا جواب دیں۔

○ **وزیر پی اینڈ ڈی۔** جناب والا۔ میں ارجن داس صاحب سے اور معزز رکن سے۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ آپ اس سلسلہ میں اپنی رولنگ دیجئے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جعفر خان صاحب اس سلسلہ میں وضاحت کر رہے ہیں۔ آپ ان کی وضاحت سن لیں۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ اس سوال کا اور جو بھی وزارت حج اوقاف سے متعلق سوالات ہوں گے ان کا جواب میں دوں گا اور انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ آپ کی تسلی ہو جائے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب میں سمجھتا ہوں مودبانہ گذارش ہے کہ یہ ایک مقدس ایوان ہے۔ کیا وہ قائد ایوان سے بڑھ کر قابل ہیں کہ مجھے اس کا جواب دیا جائے؟

○ **وزیر تعلیم۔** آپ کیا قائد ایوان سے بڑھ کر قابل ہیں۔ خواہ مخواہ اسے اٹھا رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب یہ ضروری نہیں کہ قائد ایوان ہی اس کا جواب دے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ یہ روایات چلتی آرہی ہیں۔ وہ قائد ایوان ہیں اور میں نے درخواست کی ہے جبکہ ایوان میں قائد ایوان تشریف بھی رکھتے ہیں۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** جناب والا۔ اگر آپ اجازت دیں۔ قاعدے اور ہمارے رولز کے مطابق

ایک وزیر کی جگہ دوسرا کوئی بھی وزیر جسے وہ نامزد کرے جواب دے سکتا ہے۔ میں معزز رکن سے درخواست کروں گا کہ وہ جعفر خان مندوخیل سے اس کا جواب سنیں اگر وہ مطمئن نہ ہوں تو کوئی اور ساتھی انہیں سپورٹ کرے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر ہمایوں خان مری آپ فرمائیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ ہاشمی صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ ایک حد تک تو صحیح ہے لیکن بات یہاں پر آتی ہے کنسرن منسٹر نہیں آتا ہے تو دوسرے منسٹرز کو یہ کام سونپا جاتا ہے۔ آپ بھی وزیر رہ چکے ہیں میں بھی رہ چکا ہوں اگر پانچ منٹ میں کاغذ پر اس کا جواب دیں جو منسٹرا سے کراس نہیں کرے گا اور سوال کا جواب صحیح طور پر پریکٹیکل طور صحیح نہیں آئے گا۔ چونکہ ایک دفعہ یہ ہوچکا ہے۔ دوسری دفعہ یہ نہ ہو۔ جس طرح رولز اس طرح ہو۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس سوال کو پھر اگلی مرتبہ۔ یا پھر جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

(نوٹ : محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات موخر کروائے گئے)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ میں نے گذارش کی تھی کہ حج مقدس کے یہی دن ہیں لوگوں کے فارم لئے جارہے ہیں ان سے درخواستیں لی جارہی ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ثواب دارین کا کام ہے۔ اس کا اجر عظیم یقیناً آپ کا بھی حاصل ہوسکتا ہے اور مجھے بھی۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ ارجن داس بگٹی صاحب تو پھر مجھے یہ ثواب آپ کیوں حاصل نہیں کرنے دے رہے ہیں۔ آپ کو میرے ساتھ کیا دشمنی ہے؟ مجھے یہ ثواب حاصل کرنے دیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ میں نے اسپیکر صاحب کی خدمت میں یہ گذارش کردی ہے مندوخیل صاحب ان کی رولنگ کا تو انتظار کریں۔ وہ کیا رولنگ دیتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب میں عرض کروں گا کہ دو باتیں ہیں یا تو پھر یہ ہے کہ جس طریقہ سے جعفر مندوخیل صاحب نے جوابات تیار کئے ہیں اور ان کے جواب سے اطمینان حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اسے ہم

جاری رکھتے ہیں ورنہ جس طرح حیدری صاحب کے سوالات موخر کر دیئے گئے انہیں بھی موخر کر دیا جائے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ میری تو یہ دلی خواہش تھی کہ Executive head بیٹھے ہوئے ہیں Provniciol Head بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ اگر اس کا جواب دیتے تو ہمیں بڑی خوشی ہوتی۔ چلئے۔ اگر ہمارے قائد ایوان مندوخیل صاحب کو تجویز کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال نمبر ۲۰۲ جواب جعفر خان مندوخیل صاحب دیں گے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** کیا وزیر حج و اوقاف از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان کے تمام محکموں کے ملازمین کے لئے سرکاری خرچ پر حج پر جانے کا کوٹہ مقرر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی اسمبلی کے ملازمین کو حج بھیجنے کا کوئی کوٹہ نہیں ہے۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے۔ نیز کیا حکومت اسمبلی سیکریٹریٹ کے لئے یہ کوٹہ مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں' تو وجہ بتلائی جائے۔

○ **شیخ جعفر خان مندوخیل۔** وزیر تعلیم۔(الف) یہ درست نہیں۔ (ب) درست ہے۔

وزارت مذہبی امور اقلیتی امور حکومت پاکستان نے صوبہ بلوچستان کے تمام صوبائی محکموں ذیلی محکموں اور میونسپل کارپوریشن کے لئے کم تنخواہ پانے والے گریڈ ایک تا پندرہ کے سرکاری ملازمین کے لئے نو نشستیں مختص کی ہیں' جس میں صوبائی اسمبلی کے ملازمین بھی شامل ہیں جو قواعد کے مطابق درخواست دینے کے اہل ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ نو نشستیں مختص کی ہیں جیسا کہ وزیر متعلقہ فرما رہے ہیں۔ میں ضمنی سوال کے حوالے سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں اور کس کس کو بھجوایا گیا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی جعفر خان صاحب۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ یہ تو آپ دوسرا سوال کر رہے ہیں۔ اسے اصل سوال کا حصہ ہونا چاہئے تھا۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب خدارا دیکھئے اسمبلی کی کوئی روایات بھی ہیں یا نہیں؟ جناب اسی سے تعلق سوال ہے کہ نو نشستیں۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ نو نشستیں تو ہیں اور قرعہ اندازی کے ذریعہ ہم نے ان کی سلیکشن کرلی ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ میں ان کے نام پوچھ رہا ہوں کہ آپ نے کن کن کو بھجوایا ہے۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ سوال میں آپ نے نام تو نہیں پوچھے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ پھر وہی بات۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگر اس سلسلہ میں آپ کے پاس معلومات ہیں تو کہئے؟

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ یہ جمہوری روایات نہیں ہیں اور جمہوری تقاضے پورے نہیں ہو رہے ہیں۔ ہمارے سوال کرنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔ اس کو آپ نے اگلے سیشن کے لئے رکھا۔ تو حج گزر جائے گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** ویسے آج بھی اگر اس پر بحث ہو تو بھی یہی بات ہوگی۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ پہلے اس سوال کا جواب دے دیا جائے۔ پھر آپ آگے چلیں۔

جب کوئی دوسرا آدمی حج پر جاتا یا کوئی نیا آدمی حج پر جاسکتا۔ پھر آپ اس پر زور دیتے اس کی اہمیت ہوتی۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ اس لئے میں نے کہا ہے کہ متعلقہ وزیر نہیں ہیں' اس لئے اس کا آدمی دوسرا صحیح جواب نہیں دے سکتا ہے اور آپ نے بحث کے لئے کہا' دوسرے آدمی پر Impose کیا

کہ آپ جواب دیں اور ادھر سے کہا گیا ہے کہ قائد ایوان بیٹھے ہوئے ہیں وہ جواب دیں مگر آپ نے کہا کہ دوسرا آدمی جواب دے جس سے سوال پوچھا جاتا ہے اگر وہ اس ایوان میں نہیں ہوتا ہے تو پھر قائد ایوان جواب دیتا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں نے سوال کرنے والے حضرت سے پوچھا ہے کہ وزیر متعلقہ نہیں ہے دوسرا آدمی جواب دے رہا ہے پہلے میں نے اس طرف سے پوچھ لیا تھا۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ اس پر ایک مثال یاد آئی ہے کہ کسی نے کہا کہ یہ بڑا جانور ہے اس کی مرضی ہے کہ وہ انڈا دے یا بچہ دے اس کا جب جی چاہے انڈا دیتا ہے جب جی چاہے بچہ دیتا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ ہم سوال کے جواب سے تو مطمئن نہیں ہیں اور نہ میں نے اپنی ذات کے لئے سوال کیا ہے یہ تو بندگان خدا کے لئے اور غریب بندگان کے لئے کیا ہے۔

مرجھا کے ہر کلی نے سمجھا دیا مجھے
کیا اعتبار ہستی ناپائیدار کا

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن سے گذارش ہے کہ یہ اسمبلی کا اجلاس ہے یا مشاعرہ ہے شعر پڑھنے کی جگہ تو نہیں ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا ہم تو کہتے ہیں کہ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے مشاعرہ تو آپ بنا رہے ہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ اگر کوئی شعر سمجھے تو ہمارا قصور تو نہیں ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب وزیر متعلقہ فرما رہے ہیں کہ جواب بہت لمبا ہے کیا جواب آپ کی نظروں سے گذرا ہے۔

○ **میر محمد اسلم بزنجو۔ وزیر محنت۔** جناب والا۔ وہ تو اقلیتی ممبر ہیں اور پوچھتے ہیں حج کا۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** یہ میرا حق ہے جو میں پوچھوں۔ کل اسمبلی میں آپ ہمارے پروہت کے

بارے میں بھی پوچھ سکتے ہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ یہ عجیب بات ہے وہ ہمارے ساتھی ہیں صدیوں سے ہمارے ساتھ رہتے ہیں اور ہماری مذہب اور روایات کو سمجھتے ہیں اور ہمارے مذہب کو جانتے ہیں۔

○ **وزیر تعلیم۔** معزز ممبر سے درخواست ہے کہ اس سوال کی ڈیٹیل (detail) اور بریفنگ (brefing) مجھے موصول ہوئی تھی یہ بہت لمبا سوال تھا اس کا جواب نہیں بن سکتا تھا اس اجلاس کے دوران دے دیا جائے گا۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** آپ کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ سوال تو دو ماہ قبل دیا گیا تھا اور وزراء صاحبان اس طرح معذرت اور ایکسکیوز excuse کرتے رہے اور اس پر جان چھڑاتے رہے کہ جواب لمبا ہے یہ اسمبلی کی روایات نہیں جمہوری روایات نہیں ہیں۔ ویسے آگے آپ کی مرضی۔

○ **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔** جناب معزز رکن سے گذارش ہے کہ نصیحتیں نہ کریں بلکہ قواعد و ضوابط کے تحت کوئی سوال ہے تو یہ کریں۔ وہ نصیحتیں کرتے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا سوال کا جواب موصول نہیں ہوا ہے نصیحتیں کیا کریں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ اگر وہاں پر غلط عمل ہو اور ہم نصیحت نہ کریں کیا کریں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جواب دینا وزراء کی ذمہ داری ہے اور میں یہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ وہ جوابات کے دن وہ ایوان میں موجود رہیں ان کی غیر حاضری ہے کہ جو Unavoidable ہے اور جنہوں نے جوابات تیار کرنے ہوتے ہیں وہ بھی تیار کریں صحیح جواب تیار کرکے دیں تاکہ ہاؤس میں وزیر صاحب جواب دے پائے بہرکیف اس سوال کو بھی اگلے اجلاس کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ ویسے سارے بجٹ سیشن کو دوسرے اجلاس کے لئے رکھتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** بجٹ سیشن کو دوسرے سیشن پر نہیں رکھ سکتے ہیں یہ بجٹ سیشن ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب ویسے تو کوئی ڈویلپمنٹ نہیں ہو رہی ہے اگر اس کو بھی اگر دوسرے

اجلاس کے لئے رکھیں تو اچھا ہے۔

○ **جناب اسپیکر صاحب۔** اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

○ ☆ ۲۰۹ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں انسداد گداگری کے قانون مجریہ ۱۹۸۸ء کے تحت ۲۱/ جولائی ۱۹۸۶ء سے گداگری کے خلاف مہم شروع کی گئی تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک کتنے گداگر مرد' خواتین اور بچوں کو بحالی مراکز میں داخل کیا گیا ہے اور ان پر کس قدر رقم خرچ ہوئی ہے نیز ان گداگروں کو سکھائے گئے کام کی تفصیل دی جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ گداگری کی لعنت کس حد تک ختم کردی گئی ہے؟

○ **وزیر سماجی بہبود۔** (مسٹر جانسن اشرف)

(الف) درست ہے۔

(ب) انسداد گداگری کے سلسلے میں دارا لکفالہ بمقام کوئٹہ' سبی' خضدار اور تربت میں جولائی ۱۹۸۶ء تا مئی ۱۹۹۱ء داخل کیے گئے مرد' خواتین اور بچے گداگروں کی تعداد ان دار لکفالہ جات پر سالانہ اخراجات اور ان میں سکھائے گئے کام کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مقام	مرد	خواتین	بچے	کل میزان	سالانہ اخراجات	سکھائے گئے کام / ہنر کی تفصیل
کوئٹہ	۱۱۷۲	۳۸۰	۱۶۷	۱۷۱۹		مذہبی تعلیم' تعلیم بالغان
سبی	۶۵۷	۳۸	۳۷	۷۲	۴۳۳،۶۰۰/---	الیکٹرک وائرنگ کرسی بنائی' چک سازی' چٹائی بازی ٹیلرنگ
تربت	۹۵۲	۳۱	۵۵	۱۰۳۸		
خضدار	۱۳۵	۱۶	۱۶	۱۶۷		
میزان	۲۹۱۶	۴۶۵	۲۷۵	۳۶۵۶		

خضدار میں گداگر نہ ہونے کی وجہ سے وہاں کا دارا لکفالہ بند کردیا گیا ہے۔ ان دارا لکفالوں کے جملہ اخراجات

صوبائی زکواۃ کے جملہ اخراجات صوبائی زکواۃ فنڈ سے کئے جاتے ہیں۔ ان دارا لکفالوں کے قیام سے صوبہ میں گداگری کافی حد تک ختم کردی گئی ہے۔

☆ ۲۱۰ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر زکواۃ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران صوبہ کے کن کن تحصیل / اضلاع کے کن کن دینی مدارس کو زکواۃ فنڈ سے کس قدر امداد دی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

(جواب موصول نہیں ہوا۔)

○ ☆ ۲۴۸ **مسٹر عبدالقہار خان۔** کیا وزیر زکواۃ و سماجی بہبود از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں کل کس قدر رجسٹرڈ انجمن ہائے سماجی بہبود کام کر رہے ہیں ان کے نام بتلائے جائیں۔ نیز سال ۱۹۸۸ء سے اب تک کتنے انجمن ہائے سماجی بہبود کو گرانٹ دی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع پشین اور ژوب' ڈویژن کے رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کو کوئی گرانٹ نہیں دی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو وجہ بتلائی جائے؟

○ **شیخ جعفر خان مندوخیل۔** وزیر تعلیم۔

(الف) صوبہ میں کل ۲۴۰ رجسٹرڈ رضاکار انجمن ہائے سماجی بہبود کام کر رہے ہیں۔ ان رضاکار انجمنوں کے نام اور ان کے کارکردگی کے مطابق ان کو ۸۹-۱۹۸۸ء سے ۹۱-۱۹۹۰ء تک دیئے گئے گرانٹ ان ایڈ کی تفصیل ذیل ہیں۔

(ب) حکومت اپنی مدد آپ کے اصول اور خود انحصاری کے فروغ کے لئے رضاکار انجمنوں کو ان کی بہتر کارکردگی اور پروگراموں کی بناء پر گرانٹ ان ایڈ فراہم کرتی ہے ضلع پشین اور ژوب ڈویژن کے بعض رجسٹرڈ تنظیموں کو گرانٹ فراہم کی گئی ہے جن کی تفصیل ذیل فہرست میں دی گئی ہے۔ بقایا انجمنوں کی کارکردگی سے متعلق رپورٹیں متعلقہ آفیسران سے حال ہی میں موصول ہوچکے ہیں ناظم سماجی بہبود/ رجسٹریشن اتھارٹی کے زیر غور ہیں۔

نمبر شمار	نام انجمن	گرانٹ ان ایڈ برائے سال		
۱-	شہری ترقیاتی اجتماعی کونسل منصوبہ نمبر ۱ کوئٹہ	۲۵۰۰۰	۳۰,۰۰۰	۳۰,۰۰۰
۲-	شہری اجتماعی ترقیاتی کونسل منصوبہ نمبر ۲ کوئٹہ	۲۵۰۰۰	۳۰,۰۰۰	۳۵۰۰۰
۳-	پبلک ویلفیئر سوسائٹی سریاب روڈ کوئٹہ	-	-	۷۵۰۰
۴-	انجمن خواتین بلوچستان بلوچی اسٹریٹ کوئٹہ	-	-	-
۵-	وحدت کالونی سوشل ویلفیئر سوسائٹی کوئٹہ	۱۵۰۰۰	-	-
۶-	پیشنٹس ویلفیئر سوسائٹی ہسپتال کوئٹہ	-	۳۰,۰۰۰(۵۰,۰۰۰)	-
۷-	ہیلپرز ایسوسی ایشن آف پاکستان کوئٹہ	-	۲۰,۰۰۰	۱۵,۰۰۰
۸-	پاکستان ایسوسی ایشن آف بلائنڈز کوئٹہ	۱۵۰۰۰/=	۱۵۰۰۰/=	۲۰,۰۰۰/=
۹-	چلڈرنز اکیڈمی کوئٹہ	۲۵۰۰۰/=	۱۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=
۱۰-	ٹی بی پیشنٹس ویلفیئر سوسائٹی کوئٹہ	-	۱۵۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۱۱-	کرسچن سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن کوئٹہ	-	۱۰,۰۰۰/=	(۲۰,۰۰۰) ۱۰,۰۰۰/=
۱۲-	لیڈیز پردہ کلب ایسوسی ایشن کوئٹہ	-	-	۵۰۰۰/=
۱۳-	ادارہ بحالی یتیمین چراہو الخیر روڈ کوئٹہ		۱۵۰۰۰/=	
۱۴-	انجمن بہبود معذوران سماعت کوئٹہ	-	-	(۱۰,۰۰۰) ۵۰۰۰/=
۱۵-	انجمن خواتین بولان کوئٹہ	-	۲۰,۰۰۰/	۲۰,۰۰۰/=
۱۶-	انجمن سماجی فلاح و بہبود باشندگان پشتون آباد کوئٹہ	-	-	-
۱۷-	بلوچستان پنشنرز آفیسرز ایسوسی ایشن کوئٹہ	-	-	۷۵۰۰/
۱۸-	تنظیم اتحاد نوجوانان فقیر آباد جوگیزئی اسٹریٹ کوئٹہ	-	-	۵۰۰۰/=
۱۹-	انجمن اصلاح کمیٹی گرد و نواح کاکڑ کالونی کوئٹہ	-	۲۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۲۰-	یوتھ ویلفیئر آرگنائزیشن ۳ بروری روڈ کوئٹہ	-	۱۰,۰۰۰/=	-
۲۱-	پاک انجمن خواتین اسلام بلوچستان کوئٹہ	۱۵۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=
۲۲-	انجمن اتحاد نوجوانان کلی گل محمد کوئٹہ	-	۱۵۰۰۰/=	-

۲۳۔	انجمن اتحاد نواجانا کلی ملے زئی کوئٹہ	-	-	-
۲۴۔	تنظیم نوبدہ منو جان روڈ کوئٹہ	-	-	-
۲۵۔	وشیشس ویلفیئر سوسائٹی ہیلپرز ہسپتال کوئٹہ	۴۰,۰۰۰/=	-	-
۲۶۔	انجمن اتحاد نواجوانا نوا کلی کوئٹہ	-	۲۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۲۷۔	برکس اینڈ پروفیشنل ویمن ایسوسی ایشن کوئٹہ ۔	-	-	
۲۸۔	فلورومنس میموریل ویلفیئر سوسائٹی کوئٹہ	-	۲۰۰۰۰/=	-
۲۹۔	بہادر خان ہیلتھ کلب کوئٹہ	-	-	۱۰,۰۰۰/= (۲۵,۰۰۰)
۳۰۔	تنظیم سماجی فلاح و بہبود پشتون آباد ملا اسلام روڈ بلوچ خان چوک کوئٹہ	-	-	۷۵۰۰/=
۳۱۔	تنظیم نوجوانان نیو اسمٰعیل کالونی سرکی روڈ کوئٹہ	-	-	-
۳۲۔	انجمن فلاح و بہبود نوجوانان افغان روڈ کوئٹہ	-	-	۷۵۰۰/=
۳۳۔	الشانی ایسوسی ایشن جناح روڈ کوئٹہ	-	-	-
۳۴۔	انجمن اتحاد نوجوانان کچلاک	-	-	-
۳۵۔	انجمن اتحاد نوجوانان سینئر جونیئر اسسٹنٹ کالونی کوئٹہ	-	۲۰,۰۰۰/=	۱۵,۰۰۰/=
۳۶۔	پاکستان سرائیکی ادبی سماجی سنگت' کوئٹہ	-	-	-
۳۷۔	بہبود ایسوسی ایشن کوئٹہ	-	-	-
۳۸۔	انجمن اتحاد نوجوانان کلی سرکی کلاں کوئٹہ	-	-	-
۳۹۔	انجمن فلاح و بہبود ریکسانی روڈ کلی شیخان کوئٹہ	-	۱۵۰۰۰/=	-
۴۰۔	پاکستان القریش ویلفیئر سوسائٹی کوئٹہ	۱۰۰۰۰/=	۱۵۰۰۰/=	۱۵۰۰۰/=
۴۱۔	قومی ایوان ثقافت کوئٹہ	-	۷۵۰۰	-
۴۲۔	بولان ویٹ لفٹنگ کلب کوئٹہ	-	-	۷۵۰۰/=
۴۳۔	انجمن فلاح و بہبود محلہ گیلانی برادری روڈ کوئٹہ	-	-	-
۴۴۔	انجمن اتحاد نوجوانان کلی مشیان کچلاک کوئٹہ	۱۰,۰۰۰/=	۲۵,۰۰۰/=	-

۴۵-	انجمن اتحاد نوجوانان لٹری ہاؤس برودی روڈ کوئٹہ	-	-	-
۴۶-	مجلس سماجی کارکنان کوئٹہ	۱۴۲۰/=	-	۵۰۰۰/=
۴۷-	انجمن اصلاح دیہات کچرہ روڈ کوئٹہ	-	-	-
۴۸-	ہما آرٹس پروڈکشن میکانگی روڈ کوئٹہ	۵۰۰۰/=	۳۰۰۰/=	-
۴۹-	شال ایسوسی ایشن کوئٹہ	-	-	-
۵۰-	انجمن اتحاد نوجوانان بلاک نمبر ۲ شیلائٹ ٹاؤن کوئٹہ	-	۱۵۰۰۰/=	۱۵۰۰۰/=
۵۱-	انجمن بہبود خواتین یونیورسٹی کالونی کوئٹہ	-	۱۵۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۵۲-	بلوچستان ایسوسی ایشن آف پروفیشنل سوشل ورکرز کوئٹہ		-	۷۰۰۰/=
۵۳-	انڈسٹریل سینٹرفار ویمن نچاری روڈ کوئٹہ	۵۰۰۰/=	۲۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/= (۲۰,۰۰۰)
۵۴-	اسلامی مشنری آف پاکستان کوئٹہ	-	-	-
۵۵-	پاک پبلک ویلفیئر سوسائٹی کوئٹہ	-	-	۷۴۶۹/=
۵۶-	رحمٰن ویلفیئر ایسوسی ایشن کوئٹہ	-	۱۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۵۷-	یوتھ ویلفیئر آرگنائزیشن پیر محمد روڈ کوئٹہ	۱۵۰۰۰/=	۱۵۰۰۰/=	۱۳۰۰۰/= (۱۵۰۰۰)
۵۸-	انجمن اتحاد نوجوانان کلی رحیم گل بلیلی	-	۱۰,۰۰۰/=	۱۵۰۰۰/=
۵۹-	انجمن فلاح و بہبود خواتین کلی اسماعیل کوئٹہ	-	-	-
۶۰-	انجمن رفاہ عامہ شیلائیٹ ٹاؤن کوئٹہ	-	۲۰,۰۰۰/=	-
۶۱-	چلتن ایڈونچرز ایسوسی ایشن کوئٹہ	۱۰۰۰۰/=	۱۲۰۰۰/=	۱۵۰۰۰/=
۶۲-	ای ایم ای ویلفیئر ویمن سوسائٹی کوئٹہ چھاؤنی	-	۱۰,۰۰۰/=	-
۶۳-	کلچرل گروپ آف بلوچستان کوئٹہ	۷۰۰۰/=	۷۵۰۰/=	-
۶۴-	تنظیم رہبر نسواں جیل روڈ کوئٹہ	-	-	۱۰۰۰۰/=
۶۵-	فلاحی انجمن ملک فقیر محمد روڈ کوئٹہ	-	۱۰,۰۰۰/=	۱۵۰۰۰/=
۶۶-	انجمن فلاح نسواں، تیل گودام کوئٹہ	۱۰۰۰۰/=	-	۵۰۰۰/=
۶۷-	سیون سنٹریم انجمن فلاح و بہبود خواتین کوئٹہ چھاؤنی	۲۰,۰۰۰/=	-	-

۶۸-	پرنس سپورٹس کمپلیکس زرغون روڈ کوئٹہ	۱۰,۰۰۰/=	۲۰,۰۰۰/=	۱۵۰۰۰/=
۶۹-	انجمن فلاح و بہبود کلی غریب آباد برما ہوٹل کوئٹہ	-	-	-
۷۰-	پنشنس ویلفیئر سوسائٹی لیڈی فرن ہسپتال کوئٹہ	-	۲۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۷۱-	تنظیم نوجوانان فقیر آباد کوئٹہ	۱۰,۰۰۰ (۵۰۰۰)/=	۲۰۰۰۰/=	۲۰۰۰۰/=
۷۲-	ینگ نیشنل سوشل اینڈ سٹریری اکیڈمی کوئٹہ	-	-	-
۷۳-	انجمن نوجوانان شالدرہ کوئٹہ	-	-	-
۷۴-	انجمن فلاح و بہبود وارڈ نمبر ۵ جان محمد روڈ کوئٹہ	۲۶۰۰۰/=	-	-
۷۵-	ایسوسی ایشن آف سوشل ویلفیئر مسلم آباد کوئٹہ	-	-	-
۷۶-	ڈیف اینڈ ڈمب ویلفیئر سوسائٹی کوئٹہ	-	-	۱۵۰۰۰/=
۷۷-	آل پاکستان گرلز گائیڈ ایسوسی ایشن کوئٹہ	-	۱۵۰۰۰/=	۲۰,۰۰۰/=
۷۸-	آل پاکستان ویمن ویلفیئر ایسوسی ایشن کوئٹہ	-	-	-
۷۹-	انجمن فلاح و بہبود، مری آباد کوئٹہ	-	-	-
۸۰-	بلوچستان اکیڈمی آف سائنسز کوئٹہ	-	-	-
۸۱-	انجمن اتحاد نوجوانان ترین روڈ کوئٹہ	-	-	-
۸۲-	ویلفیئر آرگنائزیشن زرغون آباد کوئٹہ	-	-	۷۵۰۰
۸۳-	انجمن فلاح و بہبود نیو احمد خان زئی سرکی روڈ کوئٹہ	-	۱۵۰۰۰/=	-
۸۴-	شہباز ٹاؤن ویلفیئر ایسوسی ایشن کوئٹہ	-	-	-
۸۵-	انجمن اتحاد کلی بارانزئی منو جان روڈ کوئٹہ	-	-	-
۸۶-	انجمن اتحاد نوجوانان کلی ناصران کوئٹہ	-	-	۵۰۰۰/=
۸۷-	انجمن سوشل ویلفیئر برج کالونی کوئٹہ	-	-	۵۰۰۰/=
۸۸-	انجمن بہبود مریضان سرطان سینار کوئٹہ	-	-	-
۸۹-	اصلاحی کمیٹی مسلم اتحاد کالونی تحتانی کوئٹہ	-	۱۰,۰۰۰/=	-
۹۰-	تنظیم سماجی فلاح و بہبود نوجوانان گلی نمبر ۳	-	-	۷۵۰۰

	پشتون آباد کوئٹہ			
۹۱۔	سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن سرکی آلہ آباد کوئٹہ	-	۱۵۰۰۰/=	۱۵۰۰۰/=
۹۲۔	علی ویلفیئر ایسوسی ایشن بروری روڈ کوئٹہ	-	-	-
۹۳۔	سنٹر سٹریز ویلفیئر آرگنائزیشن کوئٹہ	-	-	۱۰۰۰۰/=
۹۴۔	بلوچستان لیبر ویلفیئر ایسوسی ایشن کوئٹہ	-	-	-
۹۵۔	چلتن اسپیشل ایجوکیشن سنٹر اینڈ فری ہیڈ کیئر کوئٹہ	۱۰,۰۰۰/=	-	-
۹۶۔	انجمن فلاح و بہبود ایگریکلچر ریسرچ کالونی کوئٹہ	-	۱۵۰۰۰/=	۷۵۰۰/=
۹۷۔	انجمن تجارت ملازمت زراعت پیشہ خواتین کوئٹہ	-	-	۷۵۰۰/=
۹۸۔	بلوچستان ڈس ایبلڈ ویلفیئر سوسائٹی	-	۵۰,۰۰۰/=	۲۵۰۰۰/=
	او پی پی سی کوئٹہ			
۹۹۔	انجمن فلاح و بہبود کلی قمبرانی سریاب روڈ کوئٹہ	-	-	۵۰۰۰/=
۱۰۰۔	سوشل ویلفیئر سوسائٹی قائد آباد کوئٹہ	-	-	-
۱۰۱۔	ادارہ بہبود انسانیت تعمیر نو پبلک کالج کوئٹہ	-	-	-
۱۰۲۔	اساتذہ ویلفیئر انسٹی ٹیوٹ کمانڈ اینڈ اسٹاف	-	-	-
	کالج کوئٹہ	-	-	-
۱۰۳۔	لیڈیز ہینڈی کرافٹس ٹریننگ	-	-	-
	سنٹر بروری روڈ کوئٹہ			
۱۰۴۔	تنظیم بحالی گداگران کوئٹہ	-	-	-
۱۰۵۔	انجمن بہبود محنت کش اطفال کوئٹہ	-	-	۱۰,۰۰۰/=
۱۰۶۔	ایسوسی ایشن فار ویمن فیملی ویلفیئر	-	-	-
	شیلائیٹ ٹاؤن کوئٹہ	-	-	-
۱۰۷۔	انجمن فلاح و بہبود وارڈ نمبر ۸ میکانگی	-	-	-
	روڈ حلقہ ۱۸ کوئٹہ	-	-	-

۱۰۸۔	انجمن ترقی اطفال C-۳۵/A ریلوے	-	-	-
	ہاؤسنگ سوسائٹی کوئٹہ	-	-	-
۱۰۹۔	خدمت الناس ویلفیئر سوسائٹی جوائنٹ	-	-	-
	روڈ کوئٹہ			
۱۱۰۔	خواتین سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن	-	۱۰,۰۰۰/=	-
	اسماعیل کالونی سرکی روڈ کوئٹہ		۳۰,۰۰۰/=	
۱۱۱۔	سماج سدھار ایسوسی ایشن بلوچستان کوئٹہ	۱۵۰۰۰/=	-	۱۰۰۰/=
۱۱۲۔	دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل نوشکی	۲۵۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=
۱۱۳۔	ہیشش ویلفیئر سوسائٹی کوئٹہ	-	-	-
۱۱۴۔	چاغی ایوان ثقافت دالبندین	-	-	-
۱۱۵۔	دیہی اجتماعی ترقیاتی	۱۰,۰۰۰/=	۵۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
	کونسل پشین	۱۵,۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=
۱۱۶۔	انجمن اتحاد نوجوانان ضلع پشین، پشین	-	۱۵۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/
۱۱۷۔	انجمن اتحاد نوجوانان کلی نورہ شاہ	-	-	-
۱۱۸۔	انجمن اتحاد نوجوانان کلی سیداں عبدالرحمن	-	-	-
	زئی، گلستان۔			
۱۱۹۔	انجمن اتحاد نوجوانان کلی سیرکی ہیشن	-	۱۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۱۲۰۔	انجمن اتحاد نوجوانان کلی ملک یار پشین	-	۱۰,۰۰۰/=	-
۱۲۱۔	فلاحی تنظیم کلی بلوزئی کاریزات	-	۵۰۰۰/=	-
۱۲۲۔	تنظیم سماجی بہبود غرشینان، پشین	-	۳۰۰۰/=	-
۱۲۳۔	تنظیم اتحاد نوجوانان کلی دریا کاریزات پشین	-	۵۰۰۰/=	-
۱۲۴۔	انجمن بہبود مریضان پشین	-	۱۰,۰۰۰/=	-
۱۲۵۔	انجمن اتحاد نوجوانان کربلا	۱۰,۰۰۰/=	۵,۰۰۰/=	-

۱۲۶-	انجمن فلاح و بہبود نوجوانان تورک	-	۵۰۰۰/=	-
	سلیانخیل گلستان			
۱۲۷-	انجمن اتحاد نوجوانان کلی ختائی ہیشن	-	۵۰۰۰/=	-
۱۲۸-	انجمن اتحاد نوجوانان کلی یارو ہیشن	-	۵۰۰۰/=	-
۱۲۹-	تنظیم اتحاد نوجوانان بوستان	-	۵۰۰۰/=	.
۱۳۰-	انجمن فلاح بہبود کلی بڑے زئی	-	۵۰۰۰/=	-
۱۳۱-	تنظیم اتحاد نوجوانان کلی خوشیاب	-	۵۰۰۰/=	-
۱۳۲-	ساجی بہبود کمیٹی وارڈ نمبر ۲ پشین	-	۷۵۰۰/=	-
۱۳۳-	تنظیم اتحاد نوجوانان کلی خدرزئی	-	۵۰۰۰/=	-
۱۳۴-	تنظیم اتحاد نوجوانان کلی زیارت	-	۵۰۰۰/=	-
۱۳۵-	انجمن اتحاد نوجوانان کلی سازو پیر علیزئی	-	۵۰۰۰/=	-
۱۳۶-	انجمن فلاح و بہبود مشاورت	-	-	-
	حاجی عبدالحمید منزری پشین	-	-	-
۱۳۷-	انجمن فلاح و بہبود حدمزئی	-	-	-
۱۳۸-	انجمن اتحاد نوجوانان دلسورہ کاریزات	-	-	-
۱۳۹-	انجمن اصلاح دیہات پیر علیزئی	-	۵۰۰۰/=	-
۱۴۰-	انجمن مسلم فلاح و بہبود کلی تارن	-	-	-
	اوبشتی پشین			
۱۴۱-	پاکستان ایسوسی ایشن آف بلائنڈ پشین	-	۵۰۰۰/=	-
	برانچ، پشین			
۱۴۲-	انجمن فلاح و بہبود و خواتین شرن	-	-	-
	کاریزات یونین کونسل رودملازئی پشین	-	-	-
۱۴۳-	تنظیم اتحاد نوجوانان کلی گوال سب تحصیل	-	-	-

۱۴۴۔	انجمن اتحاد نوجوانان کلی مینگل نوشکی	-	۷۵۰۰/=	-
۱۴۵۔	انجمن بہبود خواتین نوشکی	-	۵۰۰۰/=	-
۱۴۶۔	دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل مسلم باغ	۲۵۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=
۱۴۷۔	مدرسہ عربیہ اسلامیہ جامع مسلم باغ	-	۵۰۰۰/=	-
۱۴۸۔	انجمن خواتین مسلم باغ	-	۱۰,۰۰۰/=	-
۱۴۹۔	مدرسہ عربیہ تجوید القرآن مسلم باغ	-	۵۰۰۰/=	-
۱۵۰۔	انجمن اتحاد نوجوانان کان مہترزئی	-	۵۰۰۰/=	-
۱۵۱۔	انجمن اتحاد نوجوانان راغہ سلطان زئی مسلم باغ	-	۵۰۰۰/=	-
۱۵۲۔	انجمن نوجوانان کلی شرن جوگیزئی مسلم باغ	-	۵۰۰۰/=	-
۱۵۳۔	انجمن خدمتگاران کی ذبو مسلم باغ	-	-	-
۱۵۴۔	انجمن اتحاد نوجوانان کلی جان آباد قلعہ سیف اللہ	-	-	-
۱۵۵۔	انجمن بہبود مریضان ژوب	-	۱۰,۰۰۰/=	-
۱۵۶۔	کلاچی ویلفیئر سوسائٹی ژوب	-	۱۰,۰۰۰/=	-
۱۵۷۔	انجمن نوجوانان کلی اپوزئی ژوب	-	۵۰۰۰/=	-
۱۵۸۔	دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل چمن	۲۵۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=
۱۵۹۔	شہری اجتماعی ترقیاتی کونسل	۲۵۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=
	لورالائی، نانا زئی، ژوب۔			
۱۶۰۔	غورے زئی نانا زئی ویلفیئر سوسائٹی جینز	-	-	-
۱۶۱۔	دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل بارکھان	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	-
۱۶۲۔	دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل دکی	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=
۱۶۳۔	دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل قلعہ سیف اللہ	-	-	۵۰,۰۰۰/=
۱۶۴۔	بلوچستان ویلفیئر سوسائٹی رکھنی لورالائی	-	-	-

سبّی / نصیر آباد ڈویژن

۱۶۵۔ شہری اجتماعی ترقیاتی کونسل سبی	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=
۱۶۶۔ اتحاد پبلک ویلفیئر سوسائٹی سبی	-	۵۰۰۰/=	۵۰۰۰/=
۱۶۷۔ سنگت آرٹ ویلفیئر سوسائٹی سبی	-	۷,۰۰۰/=	۷۵۰۰/=
۱۶۸۔ انجمن دختران سبی	-	-	-
۱۶۹۔ دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل لہڑی	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۲۵۰۰۰/=
۱۷۰۔ دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل ہرنائی	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۲۵۰۰۰/=
۱۷۱۔ دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل زیارت	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۲۵۰۰۰/=
۱۷۲۔ انجمن اتحاد نوجوانان فلاح و بہبود احمدون گوگی تنگی زیارت	-	۵۰۰۰/=	۵۰۰۰/=
۱۷۳۔ یوتھ یونٹی ویلفیئر آرگنائزیشن زیارت	-	۵۰۰۰/=	۵۰۰۰/=
۱۷۴۔ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی زیارت	-	-	-
۱۷۵۔ دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل کوہلو	۲۵۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=	(۲۰,۰۰۰/=) ۲۰,۰۰۰/=
۱۷۶۔ دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل ژوب	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	(۳۵۰۰۰۰/=) ۳۵۰۰/=
۱۷۷۔ انجمن اتحاد نوجوانان کوہلو	-	-	۵۰۰۰/=
۱۷۸۔ رفاہی ادارہ برائے مریضان کوہلو	-	-	۵۰۰۰/=
۱۷۹۔ یوتھ ویلفیئر سوسائٹی کلی میرکرم خان کوہلو	-	-	۵۰۰۰/=
۱۸۰۔ دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل ڈیرہ بگٹی	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰/=	۲۵۰۰۰/=
۱۸۱۔ دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل ڈیرہ مراد جمالی	۲۵۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=	۳۲۵۰ (۵۰۰۰)/=
۱۸۲۔ دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل اوستہ محمد	۲۵۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۱۸۳۔ دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل ڈیرہ اللہ یار	۲۵۰۰۰/=	۳۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۱۸۴۔ حبیب ویلفیئر ایسوسی ایشن بالاناڑی	-	۵۰۰۰/=	-
۱۸۵۔ انجمن فلاح و بہبود پنہور سنہڑی ضلع جعفر آباد	-	۷۵۰۰/=	۷۵۰۰/=

۱۸۶- تنظیم اتحاد نوجوانان ماچھی پور	-	۵۰۰۰/=	۵۰۰۰/=
۱۸۷- انجمن فلاح و بہبود صحبت پور	-	-	۵۰۰۰/=
۱۸۸- انجمن فلاح و بہبود نوجوانان گوٹھ غلام محمد جمالی	-	-	-
۱۸۹- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل ڈھاڈر	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۲۵۰۰۰/=
۱۹۰- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل بھاگ	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۲۵۰۰۰/=
۱۹۱- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل مچھ	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۴۰۰۰۰/=
۱۹۲- انجمن اتحاد نوجوانان دہ گوراناڑی جعفر آباد	-	۵۰۰۰/=	۵۰۰۰/=

قلات ڈویژن (خضدار)

۱۹۳- شہری اجتماعی ترقیاتی کونسل مستونگ	۳۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=
۱۹۴- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل قلات	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=
۱۹۵- دیہی ترقیاتی کونسل خاران	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۲۰۰۰/=
۱۹۶- شہری اجتماعی ترقیاتی کونسل خضدار	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=
۱۹۷- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل بیلہ	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۲۵۰۰۰/=
۱۹۸- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل اوتھل	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	-
۱۹۹- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل حب	۲۵۰۰۰/	۳۰۰۰۰/	-
۲۰۰- . انڈسٹریل اینڈ سوشل ویلفیئر سوسائٹی مستونگ	-	۵۰۰۰/=	-
۲۰۱- پاک انجمن خواتین اسلام کاریز نوتھ مستونگ	-	۷۵۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۲۰۲- بولان ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی	-	۷۵۰۰/=	-
۲۰۳- ا شکنہ بہبود ایسوسی ایشن مستونگ	-	-	-
۲۰۴- انجمن اتحاد نوجوانان کلی محمد شہی	-	-	-
۲۰۵- اسٹار ماڈل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی مستونگ	-	-	-
۲۰۶- خضدار آفیسرز کلب	-	-	-
۲۰۷- انجمن فلاح بہبود مریضان خضدار	-	۵۰۰۰/=	-

۲۰۸- پاک انجمن خواتین اسلام دربار چوک قلات	-	-	۱۰,۰۰۰/=
۲۰۹- انجمن فلاح بہبود خاران	-	-	-
۲۱۰- انجمن عشرہ الفتح خاران	-	۵۰۰۰/=	-
۲۱۱- تعمیر نو فلاح بہبود باشندگان خضدار	-	-	-
۲۱۲- انجمن اتحاد نوجوانان نوروزقلا خاران	-	۷۵۰۰	-
۲۱۳- انجمن فلاح بہبود وانگ بیلہ	-	۵۰۰۰/=	-
۲۱۴- انجمن خواتین بلوچستان حب برانچ	-	۱۰,۰۰۰/=	-
۲۱۵- حب ویلفیئر سوسائٹی حب	-	۵۰۰۰/=	-
۲۱۶- لسبیلہ فلاحی انجمنوں	-	-	-
۲۱۷- راٹھور ویلفیئر ایسوسی ایشن بیلہ	-	-	-
۲۱۸- انجمن اتحاد نوجوانان رونجھ	-	-	-
۲۱۹- بیلہ پیپلز سماجی فلاحی بہبود یکجہتی تنظیم اوتھل	-	-	-
۲۲۰- انجمن فلاح بہبود جنگ بیلہ	-	-	-

○ مکران ڈویژن (تربت)

۲۲۱- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل تربت	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=
۲۲۲- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل مند	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=
۲۲۳- شہری اجتماعی ترقیاتی کونسل پنجگور	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=
۲۲۴- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل گوادر	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۲۵۰۰۰/=
۲۲۵- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل پسنی	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=
۲۲۶- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل جیونی	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=
۲۲۷- دیہی اجتماعی ترقیاتی کونسل اورماڑہ	۲۵۰۰۰/=	۳۰۰۰۰/=	۲۵۰۰۰/=
۲۲۸- کلچرل ویلفیئر سوسائٹی تربت	-	۱۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۲۲۹- انجمن بہبود مریضان تربت	-	۱۰,۰۰۰/=	-

۲۳۰- سوشل ویلفیئر سنٹر بلنگور تربت	-	۵۰۰۰/=	۵۰۰۰/=
۲۳۱- انجمن فلاح بہبود خواتین کلپنتی دشت مکران	-	۵۰۰۰/=	-
۲۳۲- ویمن اینڈ یوتھ اکیوئی سنٹر مند	-	۱۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۲۳۳- پبلک یوتھ ویلفیئر کلب ناصر آباد	-	۵۰۰۰/=	۵۰۰۰/=
۲۳۴- انجمن فلاح معاشرہ آبر' تربت	-	۷۵۰۰/=	۷۵۰۰/=
۲۳۵- انجمن ہنرمندان کیچ مکران تربت	-	۵۰۰۰/=	-
۲۳۶- انجمن فلاح بہبود باشندگان سوربندر مکران گوادر	-	۱۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=
۲۳۷- بلوچ ویلفیئر سنٹر تربت	-	-	-
۲۳۸- انجمن فلاح بہبو شیخانی بازار تربت	-	-	-

○ **جناب اسپیکر-** عبدالقہار صاحب آپ کا سوال ٹھیک ہے یا آپ بھی اپنا سوال دو کے اجلاس کے لئے رکھنا چاہتے ہیں سوال آپ کا بڑا لمبا ہے-

○ **مسٹر عبدالقہار خان-** جناب والا- سوال کا جواب تو بڑا لمبا ہے ٹھیک ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے- اس پر میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ تیس لاکھ گرانٹ ہے جو خصوصی گرانٹ ہے اس میں ضلع پشین کو کتنا ملا ہے-

○ **جعفر خان مندوخیل- وزیر تعلیم-** یہ سارا ٹیبل موجود ہے اس میں آپ ضلع پشین کو بھی دیکھ سکتے ہیں اس میں ضلع پشین کا بھی ذکر ہوگا- بلوچستان کے تمام ضلعوں کو دیا گیا ہے اس میں ژوب بھی ہوگا-

○ **مسٹر عبدالقہار خان-** اس میں تو ضلع پشین نہیں ہے خصوصی گرانٹ میں بھی ضلع پشین اور ژوب نہیں ہیں-

○ **وزیر تعلیم-** مجھے آپ کے سوال کا جواب سمجھ نہیں آیا ہے-

○ **جناب اسپیکر-** پھر دیکھ لیں- ٹیبل میں کیا ہے-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** کیا وزیر اقلیتی امور ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) نومبر ۱۹۹۰ء تا جون ۱۹۹۱ء کے دوران وزارت اقلیتی امور کو اقلیتی امور کو بہبود اور دیگر مدات کے لئے کل کس قدر فنڈز دیئے گئے ہیں اور یہ فنڈز کن کن مدات پر خرچ کئے گئے ہیں؟

(ب) وزیر اقلیتی امور نے اقلیتی مسائل کو جاننے کے لئے کہاں کہاں تفصیلی دورے کئے ہیں اور موقعہ پر کن کن مسائل / تکالیف کا مداوا کیا ہے؟

○ **مسٹر جانسن اشرف۔ وزیر اقلیتی امور۔** نومبر ۱۹۹۰ء سے جون ۱۹۹۱ء کے دوران وزارت اقلیتی امور کو مرکزی وازارت مذہبی امور اقلیتی امور سے کسی بھی مد میں ابھی تک کوئی رقم نہیں ملی ہے وزیر اقلیتی امور نے صوبہ بھر میں اقلیتوں کے مسائل معلوم کرنے اور ان کے حل کے لئے تفصیلی دورے کئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے اور موقع پر ان کے مسائل حل کرنے کے لئے احکامات جاری کئے گئے۔

اوستہ محمد' ڈیرہ اللہ یار' ڈیرہ مراد جمالی' روجھان جمالی' چمن' پشین' سبی' ڈھاڈر' مچھ' مستونگ' لسبیلہ' مسلم باغ' قلعہ سیف اللہ' ژوب' لورالائی' دو کی اور سنجاوی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ وزارت اقلیتی امور کے کسی بھی مد میں ابھی تک کوئی رقم نہیں لی گئی ہے یہ میرا ضمنی سوال ہے کہ کیوں؟

○ **ماسٹر جانسن اشرف۔** (وزیر اقلیتی امور و سوشل ویلفیئر)۔ اس سلسلہ میں' میں نے جیسے ہی چارج لیا میں نے کوشش کی لیکن سابقہ دور کے مطابق جو فنڈز تھے ان میں سے ہماری کوشش کے باوجود ان چھ مہینوں میں کوئی رقم نہیں مل سکی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ یقیناً آپ نے کوششیں کی ہوں گی۔ کیوں؟ یعنی آپ کہتے ہیں کہ ابھی تک کوئی رقم نہیں ملی۔

○ **وزیر سماجی بہبود۔** جی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** ادھر سے آپ کہتے ہیں کہ جی کروڑوں روپے لا رہے ہیں۔ تقریباً دو اڑھائی' تین لاکھ آپ کی اقلیتی آبادی آپ کے صوبہ میں موجود ہیں اور آپ اس وقت جھنڈا' جھنڈے کے

ساتھ دفتر اور اقلیتی امور دیا گیا ہے' تو آپ چھ مہینوں میں ابھی تک ایک پیسہ بھی نہیں لا سکے۔

○ **وزیر سماجی بہبود۔** ابھی جو ۹۲-۱۹۹۱ء کا بجٹ ہے اس میں ہم رقم لا رہے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ ان چھ ماہ میں آپ کی اقلیت کے لئے (Improvement) کیا ہوئی ہے؟

○ **وزیر سماجی بہبود۔** ہم نہیں لا سکے جی' کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ فنڈز ابھی آنے شروع ہوئے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر یہ کوئی مدلل جواب نہیں ہے۔ میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ کوشش کے باوجود آپ یہ نہیں لا سکے۔ ویسے تو کہتے ہیں کہ جی کروڑوں روپے ہم لا رہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب میرا ایک مشورہ ہے کہ یہ اقلیتوں کے منسٹر ہیں۔ اگر جناب آپ کو فنڈز نہیں ملتے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ منسٹر آپ کو پیچھے سے تو اس قسم کے (Set-back) نہ پڑ جائے آپ پر۔

○ **وزیر سماجی بہبود۔** اس سلسلہ میں' میں آپ سے سوال پوچھتا ہوں کہ آپ بھی تو اقلیتی امور کی اس منسٹری میں رہے ہیں۔ اس سے پہلے آپ نے کیا کیا کام کئے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب میں اقلیتی امور کا منسٹر نہیں رہا ہوں۔ دیکھئے وزیر صاحب اس بات کو پرسنل لے رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جانسن اشرف صاحب ان کے ضمنی سوال کا جواب دیں۔

○ **ماسٹر جانسن اشرف۔** جناب اسپیکر میں نے ان کا جواب دے دیا ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں لیکن ابھی تک ہم کچھ نہیں لا سکتے ہیں۔ ۹۲-۱۹۹۱ء میں ہم لا سکیں گے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** خدا کرے کہ آپ لائیں۔ جناب اسپیکر جزو (ب) کا ضمنی سوال ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ جناب آپ نے کہاں کہاں کے تفصیلی دورے کئے ہیں؟ تو وزیر صاحب نے بتلا دیئے چونکہ انہیں۔ ٹی۔ اے۔ اور ڈی۔ اے۔ لینا تھا۔ موقعہ پر کن کن مسائل کا مداوا کیا ان کا ذکر نہیں ہے۔

○ **وزیر سماجی بہبود۔** اقلیتوں کے مسائل تو آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ میں معزز وزیر صاحب سے یہ گذارش کر رہا ہوں کہ کن کن مسائل کا انہوں نے مداوا۔۔۔۔۔۔۔۔

○ جناب اسپیکر۔ آپ ان کو پورا جواب کہنے چھوڑ دیں۔

○ وزیر سماجی بہبود۔ معزز رکن سے میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ ان دوروں میں بہت سے کام ہوئے جن میں سے اکثر کی تفصیل میں انہیں ٹیلیفون پر بھی بتاتا رہا ہوں۔ وہ اتنی لمبی چوڑی لسٹ ہے آپ مجھے اس لئے علیحدہ سوال دے دیں میں آپ کو تین صفحہ کا جواب بنا کر دے سکتا ہوں۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ جسٹیفائڈ (Justified) جواب نہیں ہے۔ مندوخیل صاحب بھی یہی فرما چکے ہیں کہ "سوالات کی لمبائی چوڑائی کی وجہ سے ہم ان کا جواب نہیں دے سکے۔" وزیر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ مسائل کی اتنی لمبی چوڑی لسٹ ہے کہ ہم ان کا جواب نہیں دے سکے۔ تو بھئی آپ ایک دو مسائل کا ذکر کریں کہ وہ کون کون سے مسائل آپ نے ہمارے حل کئے ہیں؟

○ وزیر سماجی بہبود۔ جی ہاں ایک دو دن میں آپ کو بتا دوں گا۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب آپ نے انہیں رائٹنگ میں نہیں دیا ہے۔

○ وزیر سماجی بہبود۔ آپ کے سوال کا جتنا حصہ تھا اس کے مطابق میں نے جواب دیا۔ ضمنی سوال کے سلسلہ میں۔۔۔۔۔۔۔۔

○ جناب اسپیکر۔ آپ مسائل کے بارے میں بتائیں۔ آپ نے کیا مسائل کئے؟

○ وزیر سماجی بہبود۔ جناب اسپیکر۔ ایک بہت بڑا مسئلہ ڈیرہ مراد جمالی کا تھا جس میں دکانیں وغیرہ جلائی گئی تھیں۔
ایک مندر کو جلا دیا گیا تھا۔ وہاں سے آنے کے بعد وہاں اے سی اور ڈی سی اور دوسرے تھے ان سے میں ملا اور ان لوگوں سے بھی ملا۔ باون لاکھ روپے سے زیادہ جو ان کا حرجانہ یا نقصان بنا تھا اس سلسلہ میں ہم نے ٹیک اپ (Take up) کیا اور آخر میں بالکل فائل ہوتے ہوتے یہ ہوا کہ انہوں نے کچھ اپنی تفصیل جو ان کی دوکانوں میں نقصان ہوا تھا نہیں دی تھی ہم نے کال کیا۔ اب یہ معاملہ ان کی ادائیگی کے اسٹیج تک پہنچ گیا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** بڑی مہربانی۔ شکر ہے۔ اچھا تو جناب اسپیکر کے حوالے سے میں عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ معزز رکن کب تک حل کر لیں گے؟ یہ ادائیگی کب تک ہوجائے گی؟

○ **وزیر سماجی بہبود۔** اس سلسلہ میں کاغذی یا قانونی کارروائی چونکہ مکمل نہیں تھیں اس لئے دیر ہوگئی۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ وقت بتا سکیں گے کہ کب تک ہوگی؟

○ **وزیر سماجی بہبود۔** جناب اسپیکر۔ تقریباً دس پندرہ دن تک ہوجائے گی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** یعنی وہ جو کمٹمنٹ (Committment) کی تھی باون لاکھ روپے کی وہ جو ان کو نقصان ہوا ہے وہ دس یا پندرہ دن کے اندر آپ دے دیں گے۔

○ **وزیر سماجی بہبود۔** جی دس یا پندرہ دن کے اندر۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** چلئے پندرہ نہیں میں آپ کو بیس دن دے دیتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال

☆ ۲۱۱ **ڈاکٹر عبدالمالک۔** کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

موجودہ دور حکومت میں کس قدر زمین کن کن افراد کو الاٹ کی گئی ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

○ **میر محمد اسلم بزنجو۔ (وزیر محنت)۔** موجودہ دور حکومت میں ۷۵ ایکڑ اراضی ۱۰۵ افراد کو مندرجہ ذیل ضلعوں میں الاٹ کی گئی ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام ولدیت جنکو زمین الاٹ کی گئی	جائے الاٹمنٹ	نام ضلع	رقبہ	مقصد الاٹمنٹ
۱۔	میر حبیب اللہ کچکی ولد میر مہراب خان کچکی سکنہ تربت	تربت	تربت	۹۰۰ مربع فٹ بحساب دو روپے فی مربع فٹ	برائے رہائش
۲۔	میر جان محمد ولد مہران بلوچ سکنہ پسنی	پسنی	گوادر	" " " " " " "	
۳۔	میر عبدالرؤف ولد میر محمد علی	گوادر	گوادر	۹۰۰ مربع فٹ بحساب	" " "

سکنہ گوادر			۳ روپے فٹ مربع فٹ	
۴۔ مسٹر زاہد والد اسحاق سکنہ گوادر	" "	" "	" " "	" " "
۵۔ حاجی علی اکبر ولد شیخ منظور سکنہ گوادر	" "	" "	" " "	
۶۔ نبی بخش ولد پیر محمد سکنہ گوادر	" "	" "	" " "	" " "
۷۔ زبیر ولد محمد علی سکنہ پسنی	پسنی	گوادر	۹۰۰ مربع فٹ بحساب دو روپے فی مربع فٹ	برائے رہائش
۸۔ میر محمد علی ولد حاجی شہ مزار سکنہ گوادر	" "	" "	" " "	" " "
۹۔ عبدالرؤف ولد محمد علی سکنہ پسنی	" "	" "	" " "	" " "
۱۰۔ رسول بخش ولد تنگزار سکنہ پسنی	" "	" "	" " "	" " "
۱۱۔ علی محمد ولد میر مراد سکنہ پسنی	" "	" "	" " "	" " "
۱۲۔ غلام حیدر ولد ملامندو سکنہ پسنی	" "	" "	" " "	" " "
۱۳۔ مسٹر غلام قادر ولد مراد اور ۸۹ اشخاص مندرج ذیل ہیں۔ سکنہ گوادر	" "	" "	۸۸ پلاٹ ۱۰۰x۱۰۰ اور دو پلاٹ ۵۰x۲۰۰ کل رقبہ ۲۲ ایکڑ بحساب ایک روپیہ فی مربع فٹ	" " "

۱۴- نور محمد ولد مراد

۱۵- عبدالستار ولد عبدالصمد

۱۶- مراد بخش ولد خیر محمد

۱۷- رازق ولد ملا رحیم بخش

۱۸- محمد خالد ولد اللہ دتہ خان

۱۹- ابراہیم ولد حسین

۲۰- میر محمد علی رند

۲۱- بخش اللہ ولد شیر محمد

۲۲- خان محمد خانو ولد جان محمد

۲۳- عبدالرشید ولد حاتم

۲۴- محمد ولد داؤد

۲۵- عبدالغنی والد خدا بخش

۲۶- عبدالقادر بخش ولد محمد

۲۷- گہرام خان ولد میاں داد

۲۸- قمر شمس

۲۹- غلام رسول ولد پیر بخش

۳۰- اسلم ولد سومر

۳۱- ملا موسیٰ ولد یوسف

۳۲- جلال ولد دوشنبہ

۳۳- دوست محمد ولد ادینہ

۳۴- عبدالستار ولد عبدالصمد

۳۵- اسحاق ولد ابراہیم

۳۶- عاشق ولد حاجی غلام رسول

۳۷- اسحاق ولد ابراہیم

۳۸- سلیمان ولد عبدالقادر

۳۹- ناصر ولد نبی بخش

۴۰- محمد عیسیٰ ولد ابراہیم

۴۱- اشرف ولد حسین

۴۲- غلام حیدر ولد محمود

۴۳- میر عبدالغفور ولد بہرام

۴۴- موہن لال ولد دمول

۴۵- حبیب ولد لشکری

۴۶- عبدالغفور ولد خداداد

۴۷- عبدالمجید ولد عبدالنبی

۴۸- عبدالشکور ولد عبدالواحد

۴۹- رسول بخش ولد توکل

۵۰- نیاز احمد ولد عبدالرحیم

۵۱- میر مراد اور محمد اسماعیل

۵۲- حاجی علی اکبر ولد حاجی پیر محمد

۵۳- حاجی علی اکبر ولد شمرز

۵۴- قادر بخش ولد میر محمد

۵۵- مراد بخش ولد ملا فقیر

۵۶- محمد انور ولد جامت

۵۷- اسماعیل ولد عثمان

۵۸- عبدالحمید ولد خدا بخش

۵۹- یعقوب ولد حاجی فقیر محمد

۶۰- عبدالرشید ولد داد محمد
۶۲- محمد ولد داؤد
۶۴- یوسف ولد یعقوب
۶۶- درین بنت جان محمد
۶۸- حاجی شیر محمد ولد عیسیٰ
۷۰- فضل کریم ولد کرم بخش
۷۲- رحیم بخش ولد محمود
۷۴- ہاشم ولد غلام سرور
۷۶- عبدالغفور ولد ابراہیم
۷۸- طارق حسین
۸۰- ملا بخش ولد الٰہی بخش
۸۲- محمد علی ولد جامت
۸۴- محمود ولد الفضل کریم
۸۶- عبدالرحمٰن ولد غلام حسین
۸۸- دینار
۹۰- ابراہیم ولد موسیٰ
۹۲- شکر قیوم ولد عبدالقیوم
۹۴- جاوید نظر ولد نظر علی
۹۶- عبدالصمد ولد داد محمد
۹۸- عبدالغفور ولد محمد
۱۰۰- توکل ولد محمود
۱۰۲- عبدالغنی ولد پیر محمد

۶۱- امام بخش ولد رسول بخش
۶۳- ملا بخش ولد کرم داد
۶۵- منظور احمد ولد لعل بخش
۶۷- مراد بخش ولد حسین
۶۹- فضل کریم ولد کریم بخش
۷۱- امام بخش ولد مراد بخش
۷۳- اسماعیل ولد حاجی شمنے
۷۵- صالح محمد ولد حاجی حسین
۷۷- محمد جان ولد خدا بخش
۷۹- صادق ولد مراد
۸۱- رحیم بخش ولد خدا داد
۸۳- ایوب ولد صالح محمد
۸۵- دوست محمد ولد جامت
۸۷- ثناء اللہ ولد حفیظ اللہ
۸۹- محمد ناصر ولد نظر محمد
۹۱- نخدا نور محمد ولد داد محمد
۹۳- انور ولد مراد بخش
۹۵- عبدالستار ولد غلام حیدر
۹۷- اللہ بخش ولد پیر بخش
۹۹- عبدالرزاق ولد محمد اسحاق
۱۰۱- اللہ بخش ولد حاجی محمد

خضدار خضدار ۳۵۳۹ مربع فٹ رہائش کے لئے
بحساب دس روپے فی مربع فٹ

۱۰۳- غلام مصطفیٰ ولد محمد خان	" "	" "	۵۴۰۰ مربع فٹ " " "
قوم زہری سکنہ خضدار	" "	" "	بحساب ۸ روپے فی فٹ " " "
۱۰۴- پاکستان ر-لیٹرز	کوئٹہ	کوئٹہ	۲۹-۳-۵۱ ایکڑ برائے ہوٹل
دیو -لپرز- اسلام آباد	(ہنہ)		بحساب /۳۵،۰۰۰ روپے فی ایکڑ
۱۰۵- شکر قیوم ولد عبدالقیوم	۱۰۶-	محمد اقبال ولد محمد اسحاق	

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ-** جناب اسپیکر- محمد علی صاحب چونکہ تشریف نہیں لائے ہیں للذا میں اسلم بزنجو صاحب کو زیادہ زحمت نہیں دوں گا- ایک دو ضمنی سوال ہیں جو میں ان سے پوچھ لیتا ہوں-

○ **جناب اسپیکر-** جی فرمائیں-

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ-** (ضمنی سوال) جناب والا- یہاں پر جو الاٹمنٹ کی گئی ہے جناب سیریل نمبر تین میں میر عبدالرؤف ولد میر محمد علی سکنہ گوادر' حاجی علی اکبر ولد شیخ منظور یہ شیخ منظور نہیں ہے بلکہ شے مزار ہے- پھر نمبر سات پھر میر محمد علی ولد شے مزار' سکنہ گوادر- نمبر آٹھ پر ہے زبیر ولد محمد علی سکنہ پسنی' نمبر اکیس پر میر محمد علی رند جس کی کوئی جگہ نہیں لکھی گئی ہے- میں یہاں پر اپنے معزز دوست سے پوچھوں گا کہ مسٹر عبدالرؤف ولد محمد علی پر محمد علی کا بیٹا ہے اور نمبر تین پر سکنہ گوادر پر شو (Show) کیا گیا ہے اور نمبر نو پر شو کیا گیا ہے میر عبدالرؤف ولد میر محمد علی سکنہ پسنی' جناب ایک ہی آدمی جو کہ بنیادی طور پر مند کے رہنے والے ہیں اور میرے ڈسٹرکٹ کے ہیں اس کو ایک جگہ ایک چھوٹی سے زمین کی الاٹمنٹ کے لئے پسنی میں شو کیا گیا ہے اور پھر اس کو گوادر میں شو کیا گیا ہے- میر علی اکبر جو اس کے والد صاحب کا نام میر شے مزار ہے میر محمد علی صاحب کا بھائی ہے اور خود میر محمد علی صاحب کو دو جگہوں پر سات نمبر پر میر محمد علی ولد شے بزار سکنہ گوادر پھر اس کے بعد اکیس نمبر پر میر محمد علی جس کا کوئی سکنہ لکھا ہوا نہیں ہے- اب میں اپنے معزز دوست سے پوچھتا ہوں کہ آیا ایک آدمی کیونکہ یہ تو میرے سوال کے جواب کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ بیک وقت پاکستان کے آئین وائیولیٹ (Violate) ہو رہا ہے- ایک آدمی کی تین جگہوں پر اندراج ہے جس کے پاس تین شناختی کارڈ ہیں- اب محمد علی صاحب تربت میں' پسنی میں اور گوادر میں بھی ہیں وہ وہاں کے مراعات بھی لیتے ہیں اس کی میرے دوست ذرا وضاحت کریں-

○ **محمد اسلم بزنجو- وزیر محنت-** ڈاکٹر صاحب یہ واقعی ان کے بیٹے ہیں جنہوں نے درخواست دی ہے لیکن یہ درخواستیں موجودہ حکومت سے بہت پہلے دی گئی ہیں اور چونکہ بورڈ میں ابھی میرے خیال میں شاید ان کا فیصلہ ہوچکا ہے ابھی یہ ضروری نہیں ہے کہ چونکہ ایک آدمی مند کا رہنے والا ہے وہ تربت میں گھر نہ بنائے- ایسی مثالیں تو بہت ہیں-

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ-** میرا یہ سوال نہیں ہے- بیشک تربت کا رہنے والا کراچی یا اسلام آباد میں گھر بنا سکتا ہے لیکن تربت کا اپنے آپ کو سکنہ گوادر بتلانا سکنہ کا مطلب وہاں کا رہنے والا ہوتا ہے-

○ **وزیر محنت-** ڈاکٹر صاحب غلطی سے سکنہ گوادر ہوا ہے- ہوسکتا ہے کہ لکھائی میں غلطی ہوگئی ہو-------

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ-** لکھائی میں کوئی مس پرنٹ (Misprint) نہیں ہوئی ہے- تین جگہ کی وہ (Locality) ہے-

○ **میر ہمایوں خان مری-** جناب اسپیکر میں یہاں پر ایک پوائنٹ کلیئر کرنا چاہتا ہوں- منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ موجودہ دور کا نہیں ہے پچھلے دور کا ہے- یہاں پر جو جواب ہے وہ موجودہ ------------(مداخلت)

○ **وزیر محنت-** ہمایوں مری صاحب میں نے یہ کہا تھا---------(مداخلت)

○ **جناب اسپیکر-** میں یہ کلیئر کرتا ہوں- کہنا ان کا یہ ہے کہ سیریل نمبر تین پر میر عبدالرؤف صاحب اور نمبر پانچ پر میر علی محمد صاحب یہ میر عبدالرؤف میر محمد علی رند کے بیٹے ہیں، حاجی علی اکبر ان کے بھائی ہیں، سات نمبر پر میر محمد علی صاحب خود ہیں اور آٹھ نمبر پر زبیر ولد محمد علی پھر جو میر محمد علی کے صاحبزادے ہیں اور اسی طرح ایکس میر محمد علی-----------(مداخلت)

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ-** جناب اسپیکر یہ نو نمبر پر عبدالرؤف ولد محمد علی ایک جگہ سکنہ پسنی ہے اور نمبر نو پر اور نمبر تین پر سکنہ گوادر ہے-------

○ **جناب اسپیکر-** آپ کیا سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ ایک ہی آدمی

تین جگہوں پر ہے؟

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جی ہاں۔

○ **وزیر محنت۔** نہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ سکنہ گوادر۔ میں نے کہا ہے کہ یہ شائد غلطی سے ہوگیا ہے۔ ویسے وہ مند کے رہنے والے ہیں جیسا کہ ان کے بھائی حاجی علی اکبر صاحب مند میں کہیں رہتے ہیں وہ دشت میں رہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے ان کے بیٹے اس کے ساتھ رہتے ہوں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر اسی حوالے سے ضمنی سوال ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب پہلے اس کو سوال کلیئر کرنے دیں اور ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کو ہونے دیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر پہلے یہاں پر ایک پوائنٹ ہے اس کو کلیئر کرنے دیں جیسا کہ منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ موجودہ دور کی نہیں سابقہ دور کی ہے جبکہ جواب میں الاٹمنٹ واضح طور پر موجودہ دور حکومت کی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب انہوں نے کہا کہ درخواست پہلے دور حکومت کی ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر میں اس کو ذرا واضح کروں کیونکہ سوال میں نے کیا ہے میرا سوال یہ ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر عبدالمالک صاحب آپ حتمی طور پر کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک آدمی کو بیک وقت تین جگہوں کا کس طرح لوکلیٹی ظاہر کرکے اس کو زمین دی گئی۔ پسنی میں اس کا نام گوادر اور تربت میں بھی اس کا نام۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے پاس تین شناختی کارڈ ہیں اور الیکشن لسٹ میں تین جگہ اس کا نام اندراج ہے تو بنیادی طور پر آئین کی خلاف ورزی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اسلم بزنجو صاحب۔

۱۰۳۔ غلام مصطفیٰ ولد محمد خان	" "	" "	۵۴۰۰ مربع فٹ " " "
قوم زہری سکنہ خضدار	" "	" "	بحساب ۸ روپے فی فٹ " " "
۱۰۴۔ پاکستان ریلیٹرز	کوئٹہ	کوئٹہ	۲۹-۳-۵۱ ایکڑ برائے ہوٹل
ویو بلڈرز۔ اسلام آباد	(ہنہ)		بحساب /۳۵،۰۰۰ روپے فی ایکڑ
۱۰۵۔ شکر قیوم ولد عبدالقیوم	۱۰۶۔	محمد اقبال ولد محمد اسحاق	

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر۔ محمد علی صاحب چونکہ تشریف نہیں لائے ہیں لہٰذا میں اسلم بزنجو صاحب کو زیادہ زحمت نہیں دوں گا۔ ایک دو ضمنی سوال ہیں جو میں ان سے پوچھ لیتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی فرمائیں۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** (ضمنی سوال) جناب والا۔ یہاں پر جو الاٹمنٹ کی گئی ہے جناب سیریل

○ **وزیر محنت۔** جناب اسپیکر جس طرح میں نے ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کو پہلے کہا کہ شائد غلطی سے اس طرح لکھا گیا ہے۔ سکنہ گوادر نہیں ہوگا ہوسکتا اس نے گوادر میں پلاٹ لیا سکنہ کا لفظ غلطی سے لکھا گیا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر منسٹر صاحب کی اسی بات کے حوالے سے کہ کتنے رکھ کی بات ہے کہ بلوچستان اسمبلی فلور پر ایک سوال پرنٹ ہو کر آیا اور صوبائی وزیر صاحب کہہ رہے کہ شائد غلطی ہوئی ہوگی۔ غلطی کرنے والے آپ ہیں۔ اس بات کو سوچئے------

○ **جناب اسپیکر۔** جناب آپ ضمنی سوال پوچھئے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** میرا ضمنی سوال وہی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کے سوال سے متعلق تھا کہ ایک آدمی تین جگہ لوکلیٹی کا حق کس طرح رکھتا ہے؟

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر میں نے جو سوال کیا اس کا Partly جواب ہے کیونکہ یہاں میرا سوال یہ کہ موجودہ گورنمنٹ نے کس قدر زمینیں کن کن افراد کو الاٹ کی ہیں ضلع وار تفصیل دی جائیں تیرہ نمبر تک ضلع وار تقسیم کی نشاندہی کی گئی ہے اس کے بعد آخر ۱۰۶ تک کی کوئی ضلع وار تفصیل نہیں کیونکہ میرے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا محمد علی صاحب ایک ہی جگہ دس پلاٹ لیں اس کا حق ہے وہ بلوچستان کے وزیر ہیں لیکن اس کو واضح شو کرنا تھا ۲۱ نمبر میں لکھا ہے میر محمد علی رند سکنہ گوادر درج ہیں۔

○ **وزیر محنت۔** ڈاکٹر صاحب آپ نے پوچھا تھا کہ کس کس ضلع کے ہیں۔ یہ تمام گوادر کے ہیں ۱۵ سے ۱۰۵ تک ۱۰۶ سے خضدار شروع ہوتا ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر جو چیز میں سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا وہ میں سمجھ چکا ہوں۔ شکریہ۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال

☆ ۲۱۹ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران کل کس قدر مالیت کے پائپ کس فرم سے خرید کئے گئے ہیں، تفصیل دی

جائے؟

○ **مولانا نیاز محمد دوتانی۔** وزیر آبپاشی و برقیات۔ محکمہ آبپاشی و برقیات نے سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران کل سات لاکھ دس ہزار تین سو پچاس (۷۱۰۳۵۰) روپے مالیت کی پائپ خریدے۔ جن میں سے چار لاکھ سڑسٹھ ہزار آٹھ سو (۴۶۷۸۰۰) روپے مالیت کے پائپ محسن اینڈ برادرز کوئٹہ سے اور دو لاکھ بیالیس ہزار پانچ سو پچاس (۲۴۲۵۵۰) روپے مالیت کے پائپ حیات اینڈ سنز کوئٹہ سے خریدے گئے۔ پائپوں کے قطر' لمبائی اور دیگر تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل پائپ	کل لمبائی	فرم کا نام	قیمت پر فٹ	کل مالیت
۱۔	ایم ایس بلائیڈ پائپ ۱۰ انچ	۱۵۰۰ فٹ	محسن برادرز	=/۱۹۰ روپے	=/۲۸۵۰۰۰ (دو لاکھ پچاس ہزار روپے)
۲۔	ایم ایس سیڑ پائپ ۱۰ انچ ڈایا	۳۸۰ "	" "	=/۲۳۰ روپے	=/۸۷۴۰۰ (ستاسی ہزار چار سو)
۳۔	ایم ایس بلائیڈ پائپ ۸ انچ قطر	۴۵۰ "	" "	=/۱۷۰	=/۷۶۵۰۰ (چھتر ہزار پانچ سو)
۴۔	ایم ایس سٹیز پائپ ۸ انچ قطر	۹۰ "	" "	=/۲۱۰ روپے	=/۱۸۹۰۰ (اٹھارہ ہزار نوسو)
۵۔	ایم ایس بلائیڈ پائپ ۱۰ انچ قطر	۸۵۵ "	حیات اینڈ سنز	=/۱۹۰ روپے	=/۱۶۲۴۵۰ (ایک لاکھ باسٹھ ہزار سو پچاس)
۶۔	ایم ایس سیڑ پائپ ۱۰ انچ قطر	۵۰ "	" "	=/۲۳۰	=/۱۱۵۰۰ (گیارہ ہزار پانچ سو)
۷۔	ایم ایس بلائیڈ پائپ ۸ انچ قطر	۲۸۰ "	" "	=/۱۷۰	=/۴۷۶۰۰ (سنتالیس ہزار چارسو)
۸۔	ایم ایس سٹیسر پائپ قطر	۱۰۰ "	" "	=/۲۱۰	=/۲۱۰۰۰ (اکیس ہزار روپے)

وقفہ سوالات ختم ہوا۔

رخصت کی درخواستیں

○ **جناب اسپیکر۔** اب سیکریٹری اسمبلی چند اعلانات پڑھ کر سنائیں گے۔

○ **سیکریٹری صوبائی اسمبلی بلوچستان محمد حسن شاہ۔** نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ ایک سرکاری کام سے اسلام آباد جارہے ہیں وہ آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں

کرسکتے لہٰذا انہیں آج کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** میر صالح محمد بھوتانی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ سرکاری کام سے اسلام آباد جارہے ہیں آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا انہیں آج کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** میر حسین اشرف صاحب نے درخواست بھیجی ہے کہ وہ سرکاری کام سے اسلام آباد اور کراچی جارہے ہیں۔ اس سلسلے میں ۱۵ جون تا ۱۸ جون تک مصروف رہیں گے۔ اس دوران اجلاس اجلاس سے انہیں رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے درخواست بھیجی ہے کہ وہ فریضہ حج ادا کرنے سعودیہ عربیہ جارہے ہیں۔ موجودہ اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا انہیں پورے سیشن کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت آیا منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** سردار فتح علی عمرانی صاحب نے درخواست بھیجی ہے کہ وہ کسی کام سے کراچی جارہے ہیں۔ لہٰذا انہیں آج کے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ ضروری کام کی وجہ سے آج کی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ انہیں آج کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق

جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے تحریک استحقاق کا نوٹس دیا ہے وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ملک کے بہت سے اخبارات میں پاکستان نارکوٹیکس کنٹرول بورڈ کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ بلوچستان اسمبلی کے چار ارکان اسمبلی اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے ایک قومی اسمبلی کے رکن نارکوٹیکس کے اسمگلنگ میں ملوث ہیں جن کا تعلق انٹرنیشنل مافیا سے ہے۔

اس بیان سے میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اسمبلی کی باقی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بات کی جائے۔ تاکہ اصل حقائق سامنے آجائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ملک کے بہت سے اخبارات میں پاکستان نارکوٹیکس کنٹرول بورڈ کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ بلوچستان اسمبلی کے چار ارکان اسمبلی اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے ایک قومی اسمبلی کے رکن نارکوٹیکس کے اسمگلنگ میں ملوث ہیں جن کا تعلق انٹرنیشنل مافیا سے ہے۔

اس بیان سے میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اسمبلی کی باقی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے

پر بات کی جائے۔ تاکہ اصل حقائق سامنے آجائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر صاحب آپ اپنی تحریک میں نہ کسی اخبار کا حوالہ دیا نہ کہ کوئی کاپی وغیرہ منسلک کی ہے؟

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ان اخبارات کا حوالہ دوں گا جن میں یہ تبصرے آئے۔ ان کی کٹنگ بھی میرے ساتھ پڑی ہیں لیکن اس وقت موجود نہیں۔ اگر آپ مجھے بولنے کی اجازت دیں تاکہ میں اپنے تحریک کے متعلق کچھ بیان کروں اس کے بعد آپ جو بھی فیصلہ دیں گے مجھے منظور ہوگا۔ جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اہم چیز ہے جو مختلف اخبارات میں انٹرنیشنل اور ملکی سطح پر مختلف اخبارات جیسے ڈان انتخاب مسلم اور خلیج ٹائمز میں تبصرے آئے ہیں کہ بلوچستان سے متعلق چار ارکان اسمبلی انٹرنیشنل مافیا میں ملوث ہیں اور ان میں ایک قومی اسمبلی کا رکن بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں ایک سیاسی ورکر کی حیثیت سے میرے لئے ایک لمحہ فکر ہے کہ ہمیں جو عوام نے یہاں بھیجا ہے یا جس مقصد کے لئے آئے ہیں تاکہ عوام فلاح و بہبود کے لئے ہم کام کریں اور یہاں پر ایسی لیجسلیشن کریں اور اپنے آپ کو قانون کا محافظ سمجھیں لیکن اگر اس قسم کے تبصرے اخبارات میں آتے ہوں کہ اسمبلی اراکین ڈرگ مافیا اسمگلنگ میں ملوث ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں ہم جتنے بھی بیٹھے ہیں تمام کے تمام مشکوک ہوجائیں گے کہ آیا ان ۴۲ ارکان میں کون کون ہے ان کی ذرا وضاحت ہونی چاہئے۔ تاکہ میں اپنے آپ کو بلوچستان کے ایک ادنیٰ کارکن کی حیثیت سے مجرم محسوس کر رہا ہوں کہ جب تک یہ تمام حقائق لوگوں کے سامنے نہیں آئیں گے۔ خدانخواستہ وہ دن نہ آئے کہ بلوچستان کی اسمبلی مافیا کا گڑھ بن جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے عوام کو اعتماد میں لیں اور ان تمام حقائق کو جو پاکستان نارکوٹیکس کنٹرول بورڈ کے نوٹس میں آیا کہ وہ ارکان اسمبلی کو بلیک میل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کے پاس ٹھوس ثبوت ہے تو میں آپ سے یہی گذارش کرتا ہوں کہ وہ بلوچستان کے عوام کے سامنے لایا جائے کہ نارکوٹیکس چیکنگ میں یا اس کے عمل میں کون کون شامل ہیں میری گذارش صرف یہی ہے:

○ **جناب اسپیکر۔** چونکہ تحریک استحقاق کے ساتھ محرک نے نہ کوئی ثبوت اور نہ ہی اخباری کٹنگ منسلک کی ہے اس لئے اس تحریک استحقاق کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

ضمنی بجٹ سال ۱۹۹۰ء-۹۱ پر عام بحث

○ **جناب اسپیکر۔** ضمنی میزانیہ بابت سال ۱۹۹۰-۱۹۹۱ء پر عام بحث" میر ہمایوں خان مری صاحب۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے ۹۰-۹۱ء سپلیمنٹری بجٹ کا مجھ جیسے ایک ناچیز نے بھی سرسری جائزہ لیا یہاں تک جو سپلیمنیٹری بجٹ ۱۹۹۰ء کا جو ایک کتابچہ دیا گیا ہے۔ میرا بھی پچاس پیج کا ہے۔ جس میں ڈویلپمنٹ سائیڈ یہ کوئی بات نہیں کی گئی ہے۔ اگر بات ہے تو یہ منسٹر آف پلاننگ کو معلوم ہے۔ لیکن یہاں یہ اس کتابچے میں ڈیویلپمنٹ سائیڈ کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتائی گئی ہے۔ عام طور پر یہ ہوا کرتا ہے۔ خوش قسمتی سے یا دوسرے حوالے سے فنانس سے میرا تعلق بھی رہا ہے۔ تو اس حوالے کو جتنے یہاں پر بجٹ گذرے ہیں۔ سپلیمنٹری وہاں ڈیویلپمنٹ سائیڈ اور یہاں یہ جس طرح جناب اسپیکر صاحب۔ میں نے عرض کیا کہ ڈیویلپمنٹ سائیڈ کے بارے میں کوئی بات نہیں ہے۔ جب ڈیویلپمنٹ سائیڈ کی بات نہیں ہے۔ تو یہاں یہ کیا بات کی جائے۔ یہ اس رول اور اس قواعد کے خلاف ہوگئی۔ کیونکہ یہاں ہمیں پتہ چلے کہ ڈیویلپمنٹ سائیڈ پر بجٹ کیا ہے۔ متعلقہ ڈیپارٹمنٹوں کو جس سپلیمنٹری بجٹ میں دیا ہے۔ وہ کیا کیا دیا گیا ہے۔ ہمیں تو یہ بھی پتہ نہیں کہ ہیلتھ میں کیا ہے۔ ہمیں یہ پتہ نہیں کہ agriculture سیکٹر میں کیا ہے۔ ہمیں یہ پتہ نہیں کہ کتنے واٹر سپلائی اسکیم ہیں۔ ہمیں یہ پتہ نہیں کہ روڈز کے لئے یہاں پہ کیا سیکٹر رکھتے ہیں۔ یہاں پہ ڈیویلپمنٹ سائیڈ پہ اس کتابچے ہیں جو ہمیں دی گئی ہے اس میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ جناب اسپیکر' جو سپلیمنٹری بجٹ یہاں پیش کیا گیا۔ مجھے یاد آتا ہے کہ ۹۸-۱۹۹۰ء کا جب سپلیمنٹری بجٹ یہاں اس اگست ہاؤس میں پیش کیا گیا تو اس پر تقریباً سپلیمنٹری بجٹ جو ہے۔ وہ بارہ کروڑ ستانوے لاکھ روپے کا تھا۔ دوسری طرف سے میرے معزز ممبر میرے محترم فنانس منسٹر صاحب' نے اپنی بارہ جون کی تقریر میں فرمایا اس میں الفاظ کا کمال محنت بھی ہے۔ مالی پیش بنی بھی ہے اور انتظامات کی وجہ سے انہوں نے ذکر کیا کہ ۹۰-۹۱ء کا بجٹ خاص مد سے بڑھنے نہیں دیا گیا۔ جناب میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پہ اس دلیل کی جو بات آئی ہے۔ ایک خاص حد تک اسے بڑھنے نہیں دیا گیا۔ جب کہ جو ۸۹-۹۰ء کا بجٹ تھا میں نے عرض کیا کہ بارہ کروڑ کا تھا۔ اس دفعہ جو سپلیمنٹری بجٹ ہے۔ وہ تقریباً ساڑھے بتیس کروڑ روپے کا ہے۔ یعنی چھ مہینوں میں بجٹ میں ۸۹-۹۰ء کے بجٹ کو Compare کریں تو ۹۰-۹۱ء کے بجٹ کے متعلق تین گناہ بجٹ بڑھ گیا ہے اور جس میں ڈیویلپمنٹ کی بات نہیں کی گئی ہے۔ جہاں

بلوچستان کے لوگوں کو اس ڈیولپمنٹ کی ضرورت ہے اس کی حد ہے لیکن اس کتابچے کے حوالے سے جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ ایک بہت بڑی ناانصافی ہے کہ بلوچستان کے وہ ممبر صاحبان' یہاں تک میں جانتا ہوں کہ اپوزیشن میں جو بیٹھے ہیں۔ ان کو ڈیولپمنٹ سائیڈ کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہے۔ البتہ ٹریژری والوں کو پتہ ہے۔ یا ہو۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ اس کے بارے میں محترم فنانس منسٹر صاحب ہی بتا سکے گا اور محترم ہمارے بزرگ ہیں۔ میں ان کی عزت کرتا ہوں۔ منسٹر پی اینڈ ڈی بتا سکتے ہیں۔ جناب یہ عجیب بات ہے اور بڑی تکلیف دہ بات ہے۔ میں یہ کوشش کرتا ہوں کہ میں (Relevant) رہوں۔ بعض دفعہ یہاں پر اسمبلی میں ہم آکر بیٹھتے ہیں۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم گرجتے بھی ہمیں اب برسنا کتنا ہے یا خالی گرج ہی گرج ہے اور اس میں کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے۔ بڑا (Invirable) ہے۔ دوسرے حوالے سے یہاں پر آتا ہے کہ جی بلوچستان سرسبز ہورہا ہے۔ بلوچستان میں دودھ کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ ظاہری بات ہے اگر بلوچستان میں ڈیولپمنٹ ہو تو یہ بلوچستان کے اپنے لوگوں کا اپنا ہی مال اور سرمایہ ہے جس کے لئے میں یہ فخریہ بتایا ہوں کہ جمہوری وطن پارٹی نے اس کے لئے پورا اسٹینڈ لیا وہاں پہ اس چیز کو فیس کیا گیا اور ان کے اوپر ایگریمنٹ کئے گئے کہ جناب یہ ہمارا حق ہے یہ بلوچستان کے عوام کا اور بلوچستان کے لوگوں کا حق ہے۔ یہ ہمیں خیرات کے طور پر نہیں ملتا ہے۔ یہ جو گیس یہ ہمارے علاقے سے ہماری سرزمین سے نکلتی ہے۔ یہ ہماری ہے۔ اس کا حق ہم پہ ہوتا ہے۔ ہم نے یہ اسٹینڈ لیا اور اخباروں کے حوالے سے ہم دیکھتے ہیں کہ جی یہ بھی ہو رہا ہے اور وہ بھی ہورہا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ یہاں یہ سپلیمنٹری بجٹ میں ڈیولپمنٹ سائیڈ کو شو نہیں کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پہ اس ایوان کے ساتھ یہ ایک مذاق ہے۔ بلوچستان کے عوام کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ جس میں سپلیمنٹری بجٹ میں ڈیولپمنٹ سائیڈ نہیں دیا گیا۔ جناب اسپیکر صاحب اور جس طرح پہلے میں نے عرض کیا کہ جس طرح منسٹر فنانس صاحب فرماتے ہیں کہ اس کو ہم نے روکا ہے۔ بہرحال اس کے متعلق میرے محترم فنانس منسٹر صاحب ہی یہ بتائیں گے کہ کس طرح اس کو روکا گیا جب کہ چھ مہینے میں ساڑھے بارہ کروڑ سے ساڑھے بتیس کروڑ تک بڑھ گیا یعنی تین گناہ بڑھ گیا۔ یہ انہوں نے کس طرح روکا ہے۔ کیسے روکا۔ یہ خود ہی بتائیں گے جس میں ڈیولپمنٹ سائیڈ کی بات نہیں کی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب' یہاں پہ جو میں نے دیکھا ہے اور محسوس کیا ہے کہ پچھلی دفعہ ۸۹-۹۰ء کا جو سپلیمنٹری بجٹ تھا۔ وہاں پہ ۸۹-۹۰ء کا سپلیمنٹری بجٹ جو تھا۔ وہاں پہ موٹروں کے لئے' گاڑیوں کے لئے

کوئی سات کروڑ روپے ایسے ہی دیئے جناب حال ہی میں ایک مد کی بات کروں گا- دوسروں کو تو چھوڑیں جب پہلے کا یہ حال ہے- تو دوسروں کا خدا ہی حافظ ہے اس کے تفصیل کی شاید مجھے ضرورت ہی نہیں ہے- میں پہلے سیکٹر میں ' میں یہاں پہ جاتا ہوں-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر صاحب' میں آپ کی توجہ اس بات پہ کراؤں میں سمجھتا ہوں کہ جناب میر ہمایوں خان مری کی اجازت سے اور معذرت بی لوں گا کہ اس وقت..............

○ **میر ہمایوں خان مری-** ایک ہی سیکٹر کو جو نان ڈیولپمنٹ سائیڈ پہ منسٹر آف فنانس چونکہ ڈیولپمنٹ سیکٹر نہیں ہے نان ڈیولپمنٹ سیکٹر ہے- اس پہ ڈائریکٹلی (directly) منسٹر آف فنانس کے آرڈر سے وہ پیسے نکلتے ہیں- چھ مہینے میں جناب اسپیکر صاحب ساڑھے چار کروڑ روپے کی گاڑیاں لی ہیں- منسٹر فنانس کے آرڈر سے وہ پیسے نکلتے ہیں چھ مہینے میں- جناب اسپیکر صاحب- ساڑھے چار کروڑ روپے کی گاڑیاں لی گئی ہیں- اس کے بعد اسپیکر صاحب اصول یہ ہوتا ہے کہ ہر مد میں بریک اپ دی جاتی ہے یہاں پر کسی مد کی بریک اپ نہیں ہے (which is invisible) کوئی بریک اپ نہیں ہے یہ کہاں گئے اس کا بریک اپ کیا ہے کس کو ملا ہے کہاں پر ملا ہے یہ نہیں ہے؟

جناب اسپیکر- جہاں پر صرف اس اسمبلی کے جو کہ میں سمجھتا ہوں جو مجھے یاد پڑتا ہے یہاں پر اس اسمبلی میں پہلے گاڑیاں موجود تھیں اس کے لئے جو یہاں پر لی گئی ہیں سترہ لاکھ اکیس ہزار روپے صرف اسمبلی کے لئے گاڑیاں خریدی گئی ہیں-

جناب اسپیکر صاحب- عجیب کمپٹیشن Competition ہے پہلا دور سوزکیوں کا ہوا کرتا تھا یہاں پر ٹیسونا آیا- بات بڑھی پیجارو تک- پیجارو سے بات گئی انسان پٹرول تک اور انسان پیٹرول کے بعد آج کل جی لینڈ کروزر کی بات ہو رہی ہے- یہ یہاں بلوچستان کی ڈیولپمنٹ کر رہے ہیں بلوچستان کے عوام کی مرضی یہی ہے اور اسی بلوچستان میں نہ پینے کا پانی ہے اسی بلوچستان میں لوگ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں- اسی بلوچستان کے لوگ اپنے نمائندوں کے پاس آتے ہیں جب ہم متعلقہ وزیروں کو کہتے ہیں جی ہمیں واٹر سپلائی اسکیم دیں ہمیں اسکول دیں ہمیں ہسپتال دیں- وہ کہتے ہیں جی ہمارے پاس نہیں فنڈ ختم ہوگئے ہیں اور ایک طرف ساڑھے چار کروڑ روپے کے نام ڈیولپمنٹ سائیڈ سے گاڑیاں رکھی جاتی ہیں-

جناب والا- اس کی بھی بریک اپ کچھ مبہم ہے جناب یہاں پر اس کی جو بریک اپ ہے جس طرح گورنر ہاؤس

کے لئے انہوں نے پیسے رکھے تیرہ لاکھ کئی ہزار روپے ہیں وزراء صاحبان کے لئے صرف دو کروڑ دو لاکھ روپے کی گاڑیاں خرید کی گئی ہیں نو کروڑ لاکھ کے میں اپنے محترم دوست سے جن کی میں بڑی عزت کرتا ہوں جو مجھے یاد پڑتا ہے جو وہ یہاں پر بیٹھے تھے تو بڑے جذبے سے میں کل بھی ان کے جذبے کا احترام کرتا تھا اور آج بھی کرتا ہوں آج میں جانتا ہوں اس میں وہ چیز ہے لیکن اس کا جواب وہ خود دیں گے کہ ہم نے اس زمانے میں اندازاً" ساٹھ ستر لاکھ روپے میں ساری مد میں گاڑیاں آئی تھیں۔ بڑی چیخ و پکار تھی۔ تنقیدیں ہو رہی تھیں۔ تو آج یہ دلائل اور منطق کیا ہیں کہ ساڑھے چار کروڑ روپے کی گاڑیاں بلوچستان جیسے غریب صوبے کے لئے رکھی گئی ہیں جناب یہ تو خیر ہی منائیں گے۔

جناب۔ اس منسٹر صاحب کے ایس اینڈ جی اے ڈی کے لئے سولہ لاکھ روپے کی گاڑیاں دی گئی ہیں۔ اس کا بریک اپ کیا ہے یہ خود بتائیں گے پھر نمبر ۵ میں بلوچستان ہاؤس اسلام آباد کے لئے اندازاً" ۳۷ لاکھ روپے کی گاڑیاں رکھی گئی ہیں۔ جبکہ بلوچستان ہاؤس اسلام آباد میں پہلے سے وہاں پر گاڑیاں موجود تھیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ نواب صاحب جب چیف منسٹر تھے چونکہ میرا تعلق اس وقت فنانس سے نہیں تھا۔ سی اینڈ ڈبلیو سے تھا اسلام آباد ہم بھی جایا کرتے تھے بلوچستان ہاؤس میں ٹھہرتے۔ وہاں پر گاڑیاں تھیں۔ ایک طرف سے گاڑیاں منگوائی جا رہی ہیں اور دوسری طرف سے عیش کی جا رہی ہے یہ منطق یہ دلائل کم از کم جیسے ناچیز کی سمجھ میں نہیں آیا اور آج سپلیمنٹری بجٹ اس بلوچستان کی معزز اسمبلی میں آیا تاکہ اسے یہاں کے لوگ اپرور approve کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پہلے سے خرچ ہو چکا ہے یہ خالی ربڑ سٹیمپ والی چیز ہے میں سمجھتا ہوں جناب یہ بلوچستان کے لوگوں کے لئے بلوچستان کے عوام کے لئے بڑی تکلیف دہ چیز ہے ٹھیک ہے آل ریڈی وہاں پیجارو گاڑی تھی ان کا استعمال کیا جاتا۔ لینڈ کروزر میں نہیں بیٹھتے تو کیا بات ہے پیجارو میں جاتے ہیں کیونکہ اس قسم کی کمپٹیشن اور مقابلے آئے ہیں پہلے پیجارو پھر نسان اور اب لینڈ کروزر آگئے ہیں پتہ نہیں اس کے بعد اور کیا آئے گا؟

جناب اسپیکر۔ میں بڑے دکھ کے ساتھ اپنے معزز محترم منسٹر سے جو کہ میرے سامنے یہ کاغذات رکھے ہیں میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا ہے کہ اگر میں کہیں پر غلطی کروں تو میں اپنے محترم سے معذرت خواہ ہوں۔

جناب اسپیکر صاحب۔ ایس اینڈ جی اے ڈی کے بعد ہم ہوم ڈیپارٹمنٹ چلے جاتے ہیں انتالیس لاکھ اٹھائیس ہزار روپے میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کے لئے جو گاڑیاں لی ہیں وہ میرے خیال میں شاید لی نہیں گئی ہیں شاید وہاں کے خرچ کئے گئے ہیں جس کا پھر کوئی بریک اپ نہیں ہے جناب کمشنر خضدار کے لئے اٹھارہ لاکھ روپے کی گاڑی

خریدی گئی ہے جناب اسپیکر صاحب پھر آتا ہے فنانس۔
فنانس کے محکمے کے لئے تقریبا پچیس لاکھ روپے کی نئی گاڑیاں خریدی گئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں پہلے سے گاڑیاں موجود ہیں اور اس وقت بھی تھیں وہاں پر فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کیا مجبوری پڑی ہے کہ وہ پچیس لاکھ اور تیس لاکھ کی گاڑیاں خریدیں۔ یہ بھی میری سمجھ میں نہیں آتا اس کی وجہ بھی وہ بہتر جانتے ہیں کیونکہ میں ڈھائی سال وہاں پر رہ چکا ہوں میرے خیال میں ایک ہی گاڑی تھی فنانس ڈیپارٹمنٹ کا کام جو ہے یہ بڑا سخت کام ہوتا ہے یا اہم کام ہوتا ہے میں اس کو سمجھتا ہوں رولیز Reloses اسی سے ہوتی ہیں۔ وہ محکمے ہیں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ جس طرح پلاننگ بناتا ہے فنانس اس کے لئے فنڈ رولیز کرتی ہے۔ جس طرح یہ دو اہم محکمے ہیں یہ جو ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہیں اور یہ بلوچستان کے عوام اور بلوچستان کے لوگوں کے ہیں اور یہاں پر جس طرح میں نے عرض کیا ہے فنانس اور پلاننگ یہ دو بھائی ہیں وہ لیکن پلاننگ کے حوالے سے یہ کچھ نہیں ہے۔ بے شک بات روپوں کی ہے میرے دوست نے کہا ہے کہ آج ضمنی بجٹ ہے لیکن میں نے کہا میں اپنے آپ کو کل شاید کے لئے لاؤں گا لیکن پھر یہاں اسمبلی میں شیند میں آیا کہ سپلیمنٹری بجٹ آج پاس کرنا ہے کہ یہ ختم ہوجائے جو میرے ذہن میں تھا۔
جناب اسپیکر صاحب دوسری بات ہے کہ یہاں پر آپ شیند میں آیا ہوگا کہ کینٹ ایریا کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے کے درخت لگانے کے لئے دیئے گئے ہیں جناب کینٹ کنٹونمنٹ ہے اپنا کینٹ بورڈ وہاں پر ہے یہاں بازار میں نہ نکلے ہیں نہ پانی یہاں ہے نہ یہاں پر درخت ہیں درخت کا شوق لوگوں کو یہاں پر بھی ہے لوگوں کو پینے کا پانی نہیں ہے ہمیں کیا ضرورت کہ کینٹ ڈیپارٹمنٹ میں پہلے سے ان کے ٹیکسز کافی ہیں اور اپنے ٹیکسز وصول کرتے ہیں یہ یہاں میونسپل ایریا میں لوگوں کو گرمی میں پانی میسر نہیں وہاں پر تو وہ درخت لگاتے ہیں یہ جناب ایسے ایٹم ہے اگر ان ایٹم کا جو میں نے ایک ایٹم کی بات کی ہے اگر ایک ایٹم کا یہ حال ہوگا تو پتہ نہیں دوسرے ایٹمز کا کیا حال ہوگا؟
جناب اسپیکر۔ میں یہاں کس سے پوچھوں کہ چھ مہینوں میں جو ڈیولپمنٹ ہوئی ہے یہاں ڈیولپمنٹ سیکٹر میں سپلیمنٹری بجٹ کیوں نہیں ہے۔ ہم یہاں پر کہیں کہ ٹھیک ہے منظور ہے۔ لیکن یہ ڈیولپمنٹ کہاں ہوئی ہے؟ کس مد میں ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں یہ سراسر ناانصافی ہے ان لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہے جن کی ہم یہاں نمائندگی کر رہے ہیں۔ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں ہمارے محترم بزرگ منسٹر پی اینڈ ڈی ہیں کہ آپ بتائیں ہم

اس سے کیا کہیں کہ ڈیولپمنٹ کہاں ہوئی ہے۔ جناب اسپیکر اگر سپلیمنٹری بجٹ کا یہ حال ہے یہ میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام اور لوگوں یہاں پر ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں کو کیا پتہ ہے کہ یہ ڈیولپمنٹ سائیڈ کیا ہے جیسے میں نے یہاں بتایا۔ ابھی تو میں نے صرف ایک سیکٹر لیا ہے جو مدات میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا ساڑھے بتیس کروڑ روپے جو تین گنا بڑھ گیا ہے۔ ۱۹۸۹ء میں یہ ساڑھے بارہ کروڑ تھے اب وہ تقریباً ساڑھے بتیس کروڑ روپے بن گئے ہیں چھ ماہ میں تین گنا ہو گیا ہے اس کے باوجود بھی یہاں سپلیمنٹری بجٹ آتا ہے میرے سامنے اب کاغذات نہیں ہیں میری اپنے محترم بزرگ وزیر صاحب سے اپیل ہے کہ یہ بلوچستان کے ساتھ اور بلوچستان کے لوگوں سے ناانصافی ہے۔ کل اخباروں میں آگیا ہے کہ بلوچستان میں یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے۔ میں اسے کیا سمجھوں بلکہ یہ ایک نورا کشتی ہے۔ یہ محض کھاوا ہے۔ اخباروں میں لفاظی ہے۔ لیکن لفاظی ایک الگ چیز ہے اور امپلیمنٹیشن Implemeutation الگ چیز ہے۔ جناب اسپیکر۔ میں آپ زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔ میں تو کہوں گا کہ یہ بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ یہ سپلیمنٹری بجٹ ناانصافی ہے۔ ابھی تو میں نے صرف ایک سیکٹر لیا ہے اگر میں دوسرے سیکٹرز کو لوں تو شاید آج آپ وائینڈ اپ بھی کر رہے ہیں اگر ایک سیکٹر کا یہ حال ہے تو دوسرے سیکٹرز کا تو اللہ حافظ ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** مسٹر ارجن داس بگٹی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ میں معزز وزیر خزانہ نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب کی پیش کردہ ضمنی بجٹ تقریر کے حوالے سے اپنی معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس ضمن میں سب سے پہلے حیرت سے زیادہ مجھے دلی دکھ ہو رہا ہے اور یہ دکھ میری پارٹی کے جذبات کی عکاسی بھی کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے صوبے میں بسنے والے ان عوام کے جذبات کا بھی عکاس ہے۔ جنہوں نے ہمیں اور حزب اقتدار کے نمائندوں کو منتخب کرکے اس معزز ایوان میں پہنچایا ہے یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ ہمارا صوبہ اگرچہ قدرتی وسائل کے لحاظ سے مالا مال ہے لیکن مرکز میں بیٹھے ہوئے کچھ ماہ پسند طبقات اور ان کی نمائندگی کرنے والے صوبے کے اندر موجود ایوان اقتدار سے تعلق رکھنے والے ان کی نمائندگی کرنے والے صوبے کے اندر موجود ایوان اقتدار سے تلق رکھنے والے معززین اور ناپسندیدہ گٹھ جوڑ کی وجہ سے یہ صوبہ اپنی موجودہ کم مائیگی کی سطح سے آگے نہیں جاسکا دانستہ طور پر اسے صوبے کے وسائل کو صحیح معنوں میں ایکسپلائیٹ کرنے سے گریز کیا جاتا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم ترقی کے ہر میدان

میں جس میں صنعتی زرعی تعلیمی ثقافتی و سائنسی شعبہ جات وغیرہ شامل آئیں ہم ہمیشہ پیچھے رہتے آئے ہیں۔ جناب اسپیکر۔ معزز صوبائی وزیر خزانہ کے پیش کئے گئے ضمنی بجٹ برائے سال ۱۹۹۰-۹۱ء میری ان معروضات کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔

جناب اسپیکر۔ میں بڑے دردمندانہ دل سے یہ کہنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ آپ بھی جانتے ہیں کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس بجٹ میں زیادہ تر اسٹیٹکس Statistics یعنی شماریات کی موشگافیوں سے کام لیا گیا ہے اور وہ بھی انفرادی نوعیت کے کاموں سے متعلق ہیں۔ جس میں زیادہ تر ذاتی آسائش تعیشات اور سہولتوں کا خیال رکھا گیا ہے جس میں کابینہ سے متعلق میرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ مشیر حضرات نیز بیورو کریسی کے اہلکاروں کی ضروریات کو اس انداز سے لفاظی کے ذریعے پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جیسے وہ ان سے متعلق نہیں ہیں بلکہ اس طرح عوامی اور اجتماعی مفادات کو Cover یا ان کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جناب اسپیکر۔ اس سلسلہ میں کچھ موٹی موٹی باتوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا۔ جن میں انتظامیہ سے متعلق اسٹیٹ کونیفس سرکاری جہازوں کی میٹینٹس ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلق بڑے افسران وی آئی پی فلینس بورڈ آف ریونیو پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ پبلک ہیلتھ محکمہ صنعت وغیرہ سے متعلق وزراء مشیر حضرات سیکریٹریز اور ان کے بیشمار عملے وغیرہ کے ٹی اے اور ڈی اے کے اخراجات ٹرنک کالوں اور لوکل کالوں اور گاڑیوں کی خریداری اور مرمت وغیرہ اور ان کے بنگلوں کی آرائش و تزئین وغیرہ سے متعلق اخراجات کی تفصیل موجود ہے اس کے علاوہ عوامی و اجتماعی فلاح اور ترقیاتی اسکیموں صحت عامہ آب نوشی وغیرہ سے متعلق کوئی کام کی بات اس میں موجود نہیں ہے لیکن اسے اس طرح شوگر کے کوٹ کیا گیا ہے کہ مندرجہ بالا معروضات گہرائی کے بغیر نظر نہیں آئیں گی۔ جناب اسپیکر۔ مجھے حیرت تو اس بات پر ہے کہ چھ مہینے کی طویل مدت کے بعد جو ضمنی بجٹ پیش کیا گیا ہے وہ بھی صرف متذکرہ بالا معروضات پر مشتمل تھا کتنے دکھ اور کتنے درد کی بات ہے کہ ہم الیکشن میں تو بڑھ چڑھ کر عوام کی خدمت کا دعویٰ کرنے کے نعرے کے ساتھ میدان میں آئے ہیں لیکن جب مسند اقتدار پر جلوہ افروز ہوتے ہیں تو وہ باتیں اور دعوے اوراق پارینہ کا روپ دھار لیتی ہے کیا بلوچستان ایک غریب صوبہ نہیں ہے؟ میرے خیال میں میرے اس خیال کی آپ سب تائید کریں گے کہ یہ واقعی ایک غریب اور پسماندہ صوبہ ہے اور اس صوبے میں صرف اپنی نجی اور شخصی سہولتوں کے لئے لاکھوں روپے کے بیجا اخراجات کرکے پیجارو گاڑیاں منگوائی جارہی ہیں اور یہ پیسہ یہاں پر بسنے والے غریب کی خون پسنے کی کمائی سے حاصل ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ کیا بلوچستان ایک غریب صوبہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں میرے اس خیال کی آپ سب تائید کریں گے۔ کیا یہ ایک غریب اور پسماندہ صوبہ ہے۔ جناب اسپیکر۔ میری دلی خواہش تھی کہ میری تقریر آنرایبل فنانس منسٹر سن لیتے خیر شکر ہے کہ وہ آخر میں تشریف لائے۔ جناب اسپیکر۔ میں آگے حوالے سے قائد ایوان کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانا چاہوں گا۔ کیونکہ جب تقریر ہورہی ہوتی ہے تو باتیں نہیں ہوا کرتیں۔

جناب اسپیکر۔ یہ ایک غریب اور پسماندہ صوبہ ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب کی تقریر ہورہی ہے بڑی دھوم دھام سے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب مہربانی۔ یہ جمہوری تقاضے ہیں۔ صرف اپنی اور نجی----------

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا۔ یہ جو پارلیمانی پریکٹس ہورہی ہے کیا اس میں یہ بات ہے کہ جو کوئی معزز رکن بات کر رہا ہوں تو کوئی دوسرا بات نہیں کرسکتا ہے اس پر رولنگ۔

○ **جناب اسپیکر۔** ویسے ہونا نہیں چاہیئے۔ جب ایک معزز رکن بول رہا ہو تو باقی رکن ساتھیوں کو خاموش رہنا چاہیئے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ صوبہ بلوچستان ایک غریب اور پسماندہ صوبہ ہے۔ اس صوبہ میں صرف اپنی اور نجی اور شخصی سہولتوں کے لئے لاکھوں اور کروڑوں روپے کے بے جا اخراجات کرکے پجارو اور نہ معلوم نئی نئی دریافت شدہ گاڑیاں منگوا لینا اور یہ پیسہ جناب اسپیکر۔ یہاں پر بسنے والے غریب عوام کی خون پسینے کی کمائی کا پیسہ ہے میں یہ بھی پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ جناب اسپیکر۔ کہ وقت سے پہلے والی گاڑیاں وقت سے پہلے ہی ناکارہ ہوگئیں ہیں۔

جناب اسپیکر صاحب۔ یہ گاڑیاں وقت سے پہلے ناکارہ ہوگئیں ہیں یا کردی گئیں ہیں۔ ان کو عام آدمی استعمال کر رہے ہیں میرے خیال میں جناب اسپیکر جب میں سوچتا ہوں تو میرا ضمیر مجھ سے کہتا ہے کہ شاید ایسا نہیں ہے۔ اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں اپنے گریبانوں میں جھانکنا چاہیئے۔ جناب اسپیکر۔ میں آپ کی اجازت سے گذارش کروں گا کہ اپنی دلی خواہش کا احترام کرتے ہوئے کہ کسی اچھے بڑے ایک مفکر شاعر نے کہا

ہے کہ:۔

وہ پیڑ گر کے راہ کی دیوار بن گیا
جس پر گمان تھا شجر سایہ دار کا

جناب اسپیکر۔ اس ضمنی بجٹ کو دیکھ کر نہ صرف مجھے دکھ پہنچا ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اس صوبہ کے غریب عوام کی غربت' جہالت اور پسماندگی کو اور بڑھاوا دیا جارہا ہے۔ جناب اسپیکر۔ ان مفروضات کی مزید وضاحت کے لئے ضرورت نہیں کہ اس مقدس ایوان میں ہر طبقے سے متعلق نمائندے کیونکہ موجود ہیں۔

جناب اسپیکر۔ میری ان معروضاحت کے بین السطور

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** جناب والا۔ کیا آپ نے یہ اجازت دی ہے کہ ہم لکھی ہوئی تقریر پڑھ سکتے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب شاہ صاحب آپ کو صداقت پسند نہیں آئی۔ دیکھئے نا آخر آپ بول پڑے۔ حقیقت بڑی کڑوی ہوتی ہے واقعی۔

○ **جناب اسپیکر۔** ویسے آپ نے تقریر لکھی کافی ہے۔ جو آپ نے پڑھی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب یہ میرے پوائنٹس ہیں۔ یہ میرے اپنے خیال کی اختراع ہے۔ میں نے شاہ صاحب سے کاپی نہیں کی ہے اور کسی کی کوئی بات نہیں چرائی ہے۔ ویسے ہم سنا کرتے تھے کہ شاہ صاحب اور سید بڑے منصف ہوتے ہیں انصاف پسند ہوتے ہیں۔ آج شاہ صاحب تھوڑا ساانصاف سے ہٹ گئے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ان کا پوائنٹ اپنی جگہ پر جسٹیفائیڈ ہے۔ آپ پڑھ کر تقریر نہیں کرسکتے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب عالی+ عالی جاہ۔ یہ پوائنٹس ہیں۔ میں اس مقدس ایوان کے حوالے سے یہ کہوں گا کہ ہر طبقے کی نمائندگی موجود ہے۔ میری ان معروضات کے بین السطور کو بہ الحسن خوبی سمجھنے ان سب میں صلاحیت بہ اتم موجود ہے۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ صاحب اقتدار غیر افادی عمل پر نظر ثانی کریں تاکہ صحیح معنی میں عوامی نمائندگی کی ترجمانی ہوسکے اور جناب اسپیکر۔ اس کا حق ادا ہوسکے۔ ہم اس

فضول تصرف کے بحیثیت انان اور بحیثیت اس دھرتی کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ ہم تو کجا دنیا کا کوئی ترقی یافتہ ملک بھی ان تصرف بے جا کو برداشت نہیں کر سکتا اور نہ ہی داد تحسین دے سکتا ہے۔ شکریہ۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب جناب سنت سنگھ صاحب۔

○ **مسٹر سنت سنگھ۔** جناب والا۔ پٹ فیڈر کی سڑک اس وقت خراب ہو چکی ہے۔ ایک دو بستیں الٹ گئی ہیں سخت نقصان ہوا ہے۔ براہ مہربانی فنڈز کو استعمال کیا جائے اور جو بجٹ ہے اسے خرچ کیا جائے۔ بس جناب۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ میں سے کوئی اور صاحب بولنا چاہیں گے اور کوئی صاحب بحث کرنا چاہے۔ شکریہ۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ایک پیش کریں۔

رواں اخراجات (مطالبہ زر نمبر I)

○ **وزیر خزانہ۔** آپ کی اجازت سے یہ تحریک کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو (۱۲ کروڑ ۱۹ لاکھ ۷۵ ہزار ایک سو چوراسی) ۱۸۴' ۹۷۵' ۱۲۱ روپے سے متجاوزنہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران لسبیلہ مد "نظم و نسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۱۲ کروڑ ۱۹ لاکھ ۷۵ ہزار ایک سو چوراسی) ۱۸۴' ۹۷۵' ۱۲۱ روپے سے متجاوزنہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران لسبیلہ مد "نظم و نسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** کیا میر ہمایوں مری خان کے مطالبہ زر نمبر ا کے متعلق کوئی بات ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا یہ مطالعہ زر اصل میں امن و امان کے بارے میں ہے اور اس صوبہ میں امن و امان کی حالت روز بروز خراب ہو رہی ہے جب امن و امان کی حالت ایسی ہے تو اس کے لئے

کیوں اتنی زیادہ رقم رکھی جا رہی ہے۔ میں اس میں کٹوتی کی پیش کرتا ہوں کہ اس میں تین کروڑ کم کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ا منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا جب ہم کٹ موشن کی تحریک پیش کرتے ہیں تو رول کے مطابق اس پر رائے شماری کرانی چاہئے آپ ووٹنگ نہیں کرا رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** کٹ موشن پیش کرنے کا ایک علیحدہ طریقہ ہے اس کے مطابق کٹ موشن پیش کیا جاتا ہے چونکہ آپ کا پہلے کٹ موشن نہیں ہے لہٰذا کٹ موشن پیش نہیں کیا جاسکتا ہے۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** جناب والا۔ اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں کہ کٹ موشن پیش کرنے کے لئے رول ۲۲۱ ہے اس کے لئے دو دن کا نوٹس دینا ضروری ہے اگر کوئی دو دن پہلے کٹ موشن نہیں پیش کرتا ہے تو پھر یہ موشن ایوان میں پیش نہیں ہوسکتا جناب اسپیکر۔ اگر دو دن پیشتر آپ کے پاس کوئی کٹ موشن پہنچی ہے تو آپ ایوان میں پیش کردیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ جو بھی ۱۳ ممبر اس طرف Opposition کے ہیں کس نے اس کی منظوری نہیں دی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جو ابھی تحریک پیش ہوئی ہے اس کے بارے میں ڈاکٹر صاحب کیا فرماتے ہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ اس کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ جو وہاں ممبر ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں اور آپ اس کے لئے رائے شمار کرائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** وزیر خزانہ نے جو مطالبہ زر نمبر ۲ پیش کیا ہے میں اس کے لئے تحریک پیش کر رہا ہوں۔ آیا مطالبہ زر نمبر ۲ کو منظور کیا جائے۔ ہاتھ کھڑے کرکے رائے دیں۔

(تحریک منظور کی گئی) (تالیاں)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (۱۳ ہزار دو) -/۱۳،۰۰۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاء کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۱۳ ہزار دو) -/۱۳،۰۰۲ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاء کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے صرف وہیں آواز سے منظوری کی آوازیں آرہی ہیں آپ نے بھی اور ہم نے بھی ہاں کی آواز اس طرف سے نہیں سنی ہے اگر رائے شماری کریں تو اس طرف سے ۱۳ آدمی ہیں اور اس طرف سے بھی ۱۳ آدمی ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (۱۰ کروڑ) -/۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "مبادلہ مالیت پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۱۰ کروڑ) -/۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "مبادلہ مالیت پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہاں مطالبہ زر نمبر ۳ پیش ہے اس کی منظوری کے لئے تحریک پیش کی جائے گی۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ جو ہاں کہتے ہیں وہ ہاتھ

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۱۲ لاکھ ۱۴ ہزار ۸ سو چونسٹھ) -/۱۲،۱۴،۸۶۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاء کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "عدالتی نظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا میں یہاں پھر کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ آپ نے خود کہا ہے کہ ہاتھ اٹھائیں اور اب آپ نے بطور اسپیکر آپ نے الفاظ تبدیل کر دیئے ہیں ہم اس احتجاج کے خلاف واک آوٹ کرتے ہیں۔

(گیلری سے تالیوں کی آوازیں)

حزب اختلاف کے ارکان اس مرحلہ پر واک آوٹ کر گئے۔

○ **جناب اسپیکر۔** گیلری میں بیٹھے ہوئے حضرات سے گذارش ہے کہ وہ بھی اس معزز ایوان کے

اٹھائیں یہاں پر کوئی صحیح طریقے سے نہیں ہاتھ اٹھا رہا ہے۔ اصول تو یہ ہے کہ ہاتھ اٹھائیں اور صرف ہاں سے تو کام نہیں چلے گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** جب کوئی ambiguity ابہام اختلاف کی صورت ہوگی تو ہم ہاتھ اٹھانے کو کہیں گے۔ فی الحال تو ہاں کی آوازیں زیادہ ہیں اگر کوئی اور پوزیشنیں ہے تو بتائیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ آپ نے کہا ہاتھ اٹھائیں اور ابھی پھر آپ اپنی بات سے پھر گئے ہیں بات ہاتھ اٹھانے کی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۳ منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** ہم نے کہا کہ اگر ambiguity پیدا ہوئی ہے تو ہم کہیں گے ابھی تو ہاں سے بھی کام چل رہا ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک۔** جناب والا یہاں Ambiguity کی بات نہیں ہے جب کوئی مطالبہ زر مجھے منظور ہے تو میں منظور کہوں گا اور جو کوئی مطالبہ زر مجھے نامنظور ہے میں اسے نامنظور کہوں گا۔ ہاتھ اٹھانے کی یا کھڑے ہونے کی کیا بات ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ پہلے مطالبہ میں آپ نے خود کہا تھا کہ ہاتھ اٹھائیں اس سے ہمیں اختلاف نہیں ہے لیکن پہلے بھی تو آپ نے خود کہا تھا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگر ہاتھ اٹھانے کی نوبت آئی تو کہا جائے گا ہم نے یہ کہا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلی تحریک پیش کی جائے۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

ایک رقم جو (۱۲ لاکھ ۱۴ ہزار ۸ سو چونسٹھ) -/۱۲،۱۴،۸۶۴ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "عدالتی نظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔
ایک رقم جو (۱۲ لاکھ ۱۴ ہزار ۸ سو چونسٹھ) ۱۲،۱۴،۸۶۴/- روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاء کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "عدالتی نظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا میں یہاں پھر کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ آپ نے خود کہا ہے کہ ہاتھ اٹھائیں اور اب آپ نے بطور اسپیکر آپ نے الفاظ تبدیل کر دیئے ہیں ہم اس احتجاج کے خلاف واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(گیلری سے تالیوں کی آوازیں)

حزب اختلاف کے ارکان اس مرحلہ پر واک آؤٹ کر گئے۔

○ **جناب اسپیکر۔** گیلری میں بیٹھے ہوئے حضرات سے گذارش ہے کہ وہ بھی اس معزز ایوان کے ڈیکورم کا خیال رکھیں ان کو تالیاں بجانے کی اجازت نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۲ منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔
ایک رقم جو (ایک کروڑ ۳۷ لاکھ ۵ ہزار ۴ سو) ۱،۳۷،۰۵،۴۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "پولیس اور سول آرمڈ فورسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔
ایک رقم جو (ایک کروڑ ۳۷ لاکھ ۵ ہزار ۴ سو) ۱،۳۷،۰۵،۴۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "پولیس اور سول آرمڈ فورسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (۳۴ ہزار ۹ سو اکہتر) -/۳۴،۹۷۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۳۴ ہزار ۹ سو اکہتر) -/۳۴،۹۷۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (۴ لاکھ ۴۹ ہزار ۳ سو اسی) -/۴۴۹،۳۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری/ ٹاؤن پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۴ لاکھ ۴۹ ہزار ۳ سو اسی) -/۴۴۹،۳۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "شہری/ ٹاؤن پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (ایک کروڑ ۱۴ لاکھ ۵ ہزار ۹ سو گیارہ) -/۱۱،۴۰۵،۹۱۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "سماجی تحفظ اور سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (ایک کروڑ ۱۴ لاکھ ۵ ہزار ۹ سو گیارہ) -/۱٬۱۴٬۰۵٬۹۱۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "سماجی تحفظ اور سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (۲ کروڑ) -/۲۰٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری (امدادی)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۲ کروڑ) -/۲۰٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری (امدادی)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (۲۱ لاکھ ایک ہزار ۴ سو چونسٹھ) -/۲۱٬۰۱٬۴۶۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۲۱ لاکھ ایک ہزار ۴ سو چونسٹھ) -/۲۱٬۰۱٬۴۶۴ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (ایک کروڑ ۵۳ لاکھ ۴۸ ہزار ۸ سو اکیس) -/۱۵،۳۶۵،۸۲۱ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (ایک کروڑ ۵۳ لاکھ ۴۸ ہزار ۸ سو اکیس) -/۱۵،۳۶۵،۸۲۱ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (۷ لاکھ ۶ ہزار ۸ سو اکانوے) -/۸۶۰،۸۹۱ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۷ لاکھ ۶ ہزار ۸ سو اکانوے) -/۸۶۰،۸۹۱ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "دیہی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (۲۷ لاکھ ۴۱ ہزار ۳ سو اکیاسی) -/۸۶۰،۸۹۱ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "صنعت و حرفت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۲۷ لاکھ ۴۱ ہزار ۳ سو اکیاسی) -/۸۶۰،۸۹۱ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "صنعت و حرفت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (۹ لاکھ ۲۰ ہزار) -/۹۶۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "سٹشنری و طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۹ لاکھ ۲۰ ہزار) -/۹۶۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "سٹشنری و طباعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (۴ لاکھ ۲۷ ہزار ایک سو نوے) -/۴،۲۷،۱۹۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "معدنی وسائل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۴ لاکھ ۲۷ ہزار ایک سو نوے) -/۴،۲۷،۱۹۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "معدنی وسائل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (۵۲ کروڑ ۱۱ لاکھ ۵۶ ہزار ۳ سو) -/۵۲۱٬۱۵۶٬۳۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۵۲ کروڑ ۱۱ لاکھ ۵۶ ہزار ۳ سو) -/۵۲۱٬۱۵۶٬۳۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

ایک رقم جو (۶۱ کروڑ ۶۳ لاکھ ۳۳ ہزار پانچ) -/۶۱۶٬۳۳۳٬۰۰۵ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "معاشی خدمت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ایک رقم جو (۶۱ کروڑ ۶۳ لاکھ ۳۳ ہزار پانچ) -/۶۱۶٬۳۳۳٬۰۰۵ روپے سے متجاوز نہ ہو' وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کے دوران بسلسلہ مد "معاشی خدمت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** مطالبات زر برائے بابت ضمنی بجٹ سال ۱۹۸۹-۹۰ منظور کئے گئے اور ضمنی بجٹ منظور ہوا۔

○ **جناب اسپیکر۔** چونکہ اسمبلی کے سامنے مزید کارروائی نہیں لہذا اجلاس کی کارروائی کل مورخہ ۱۶

جون ۱۹۹۱ء بوقت چار بجے شام تک ملتوی کی جاتی ہے۔

اسمبلی کا اجلاس اگلی شام چار بجے مورخہ ۱۶ جون ۱۹۹۱ء
(بروز یک شنبہ تک کے لئے ملتوی ہوگیا)